سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

جمعرات،21۔فروری2019

(یوم الخمیس،15۔جمادی الثانی1440ھ)

سترہویں اسمبلی:ساتواں اجلاس

جلد 7:شمارہ 2

75

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 21۔ فروری 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018 (مسودہ قانون نمبر 31 بابت 2018)

مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018 پر (ضمن 5 سے) ضمن وار غور وخوض

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سکلز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018
(مسودہ قانون نمبر 32 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

76

3۔ مسودہ قانون(ترمیم)بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018

(مسودہ قانون نمبر33بابت2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018 جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

(بی)عام بحث

پری بجٹ بحث

77

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا ساتواں اجلاس

جمعرات، 21۔فروری 2019

(یوم الخمیس، 15۔جمادی الثانی 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 43منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ
سُنَّةَ مَن قَدۡ أَرۡسَلۡنَا
قَبۡلَكَ مِن رُّسُلِنَاۖ وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحۡوِيلًا ٧٧ أَقِمِ
ٱلصَّلَوٰةَ لِدُلُوكِ ٱلشَّمۡسِ إِلَىٰ غَسَقِ ٱلَّيۡلِ وَقُرۡءَانَ ٱلۡفَجۡرِۖ
إِنَّ قُرۡءَانَ ٱلۡفَجۡرِ كَانَ مَشۡهُودٗا ٧٨ وَمِنَ ٱلَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ
بِهِۦ نَافِلَةٗ لَّكَ عَسَىٰٓ أَن يَبۡعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامٗا مَّحۡمُودٗا ٧٩
وَقُل رَّبِّ أَدۡخِلۡنِي مُدۡخَلَ صِدۡقٖ وَأَخۡرِجۡنِي مُخۡرَجَ صِدۡقٖ
وَٱجۡعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلۡطَٰنٗا نَّصِيرٗا ٨٠ وَقُلۡ جَآءَ ٱلۡحَقُّ وَزَهَقَ
ٱلۡبَٰطِلُۚ إِنَّ ٱلۡبَٰطِلَ كَانَ زَهُوقٗا ٨١ وَنُنَزِّلُ مِنَ ٱلۡقُرۡءَانِ مَا هُوَ
شِفَآءٞ وَرَحۡمَةٞ لِّلۡمُؤۡمِنِينَ وَلَا يَزِيدُ ٱلظَّٰلِمِينَ إِلَّا خَسَارٗا ٨٢

سورۃ بنی اسرائیل آیات 77 تا 82

جو پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھیجے تھے ان کا (اور ان کے بارے میں ہمارا یہی) طریق رہا ہے اور تم ہمارے طریق میں تغیر و تبدل نہ پاؤ گے (77) (اے محمدؐ) سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک (ظہر، عصر، مغرب، عشا کی) نمازیں اور صبح کو قرآن پڑھا کرو۔ کیوں صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا موجب حضور (ملائکہ) ہے (78) اور بعض حصہ شب میں بیدار ہوا کرو (اور تہجد کی نماز پڑھا کرو)۔ (یہ شب خیزی) تمہاری لئے (سبب) زیادت ہے (ثواب اور نماز تہجد تم کو نفل) ہے قریب ہے کہ اللہ تم کو مقام محمود میں داخل کرے (79) اور کہو کہ اے پروردگار مجھے (مدینے میں) اچھی طرح داخل کیجئیو اور (مکے سے) اچھی طرح نکالیو۔ اور اپنے ہاں سے زور و قوت کو میرا مددگار بنائیو (80) اور کہہ دو کہ حق آگیا اور باطل نابود ہو گیا۔ بے شک باطل نابود ہونے والا ہے (81) اور ہم قرآن (کے ذریعے) سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے اور ظالموں کے حق میں تو اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے (82)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

میرا پیمبر عظیم تر ہے
کمال خلاق ذات اُس کی جمال ہستی حیات اُس کی
بشر نہیں عظمت بشر ہے میرا پیمبر عظیم تر ہے
وہ شرحِ احکام حق تعالیٰ وہ خود ہی قانون خود حوالہ
وہ خود ہی قرآن خود ہی قاری وہ آپ مہتاب آپ ہالہ
وہ عکس بھی اور آئینہ بھی وہ نقطہ خط بھی دائرہ بھی
وہ نظارہ ہے خود نظر ہے میرا پیمبر عظیم تر ہے
شعور لایا کتاب لایا وہ حشر تک کا نصاب لایا
دیا بھی کامل نصاب اُس نے
اور آپ ہی انقلاب لایا وہ علم کی اور عمل کی حد بھی
ازل بھی اُس کا اور ابد بھی اُس کا وہ ہر زمانے کا رہبر ہے
میرا پیمبر عظیم تر ہے
وہ آدمؑ و نوحؑ سے زیادہ بلند ہمت بلند ارادہ
وہ زُہد عیسیٰؑ سے کوسوں آگے جو سب کی منزل وہ اُس کا جادہ
ہر اک پیمبر نہاں ہے اُس میں ہجوم پیغمبراں ہے اُس میں
وہ جس طرف ہے خدا اُدھر ہے میرا پیمبر عظیم تر ہے

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

اعلان

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! تشریف رکھیں ایک important announcement کر لوں پھر اُس کے بعد آپ بات کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

نیب کی جانب سے معزز ممبر جناب عبدالعلیم خان کی گرفتاری کے بارے میں جناب ڈپٹی سپیکر کا اعلان

MR DEPUTY SPEAKER: Mr Muhammad Mazhar Javid Additional Director Office of Director General NAB Lahore with his letter dated 19th February 2019 has communicated intimation about arrest of Mr Abdul Aleem Khan MPA (PP-158). As required under rule 77 of Rules of Procedure of Provincial Assembly of Punjab 1997. The intimation is as under:-

> "It is apprised that inquiry against Mr Abdul Aleem Khan, politician owner of Hexam Investment Overseas Limited and others is under process in this bureau duly authorized by the competent authority under the provision of National Accountability Ordinance 1999. The competent authority has issued warrant of arrest in respect of Mr Abdul Aleem Khan Son of Mr Abdul Raheem Khan, Member of the Provincial Assembly of Punjab in the subject case. It is intimated that the NAB Lahore has executed the said warrant of arrest and has arrested Mr Abdul Aleem Khan on 6th February, 2019."

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! معزز ممبر جناب عبدالعلیم خان کے پروڈکشن آرڈر جاری ہوئے تھے وہ آج یہاں نہیں ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ آئے ہوئے ہیں۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ پچھلے چند مہینوں میں اس ملک کے اندر احتساب کے نام پر جو انتقام شروع ہوا ہے ہم ہرگز یہ نہیں کہتے کہ احتساب نہیں ہونا چاہئے، ہم کہتے ہیں کہ احتساب سب کا ہونا چاہئے اور شفاف ہونا چاہئے۔ اس احتساب اور انتقام کے درمیان ایک باریک لائن ہے جو محسوس نہیں ہوتی لیکن انسان انتقام کی طرف چلا جاتا ہے۔ ہمیں ہمیشہ یہ جواب ملتا ہے کہ شاید یہ ڈاکو ہیں، چور ہیں تو اس لئے یہ اپنی چوری چھپانے کے لئے بات کرتے ہیں۔ ہم نے نہ کبھی کسی کی چوری کے لئے پردہ پوشی کرنے کی کوشش کی ہے اور نہ ہی ہم کسی کو سپورٹ کرتے ہیں لیکن ہماری یہ گزارش ہے کہ جو اداروں کا مذاق اُڑایا جا رہا ہے جو اداروں کا تقدس پامال کیا جا رہا ہے یہ ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! یہ کل کی بات ہے سپیکر سندھ اسمبلی کو گرفتار کیا گیا میرا ایک سوال ہے ایک Custodian of the House ہے، ایک اسمبلی کا سپیکر ہے اور وہ اپنے پرائیویٹ visit پر اسلام آباد آتا ہے کیا ضرورت تھی اُسے وہاں گرفتار کرنے کی، وہ کیا message دینا چاہتے تھے کہ انہیں اسلام آباد کے اندر arrest کیا گیا؟ کیا انہوں نے کراچی واپس نہیں جانا تھا، کیا انہوں نے بھاگ جانا تھا، کیا انہوں نے چھپ جانا تھا، انہیں گرفتار نہیں کیا جا سکتا تھا، کیا انہیں نوٹس کیا جاتا تو وہ عدالت میں یا اپنے I.O کے سامنے پیش نہ ہوتے؟

جناب سپیکر! میں قطعاً یہ نہیں کہتا کہ اُن کی کرپشن ہوگی یا نہیں ہوگی اس سے قطع نظر میری صرف یہ گزارش ہے کہ کیا ایک انکوائری کے بدلے میں ایک Custodian of the House کو اس طرح سے اسلام آباد سے گرفتار کرنا، ہوٹل سے پکڑ کر دھکے دے کر لے جانا اور چار دیواری کے تقدس کو پامال کرنا میں پوچھتا ہوں کہ کون سا آئین، کون سا قانون اور کون سا مذہب اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ گھر میں اگر کوئی male member نہ ہو اور رات 12:30،

ایک بجے تک نیب کے افسران کسی شریف آدمی کے گھر میں گھسے رہیں؟ یہ کام جس طرف چل پڑا ہے وہ کہتے ہیں کہ:

چلی ہے رسم کہ کوئی نہ سر اٹھا کے چلے

جناب سپیکر! مجھے یہ لگتا ہے کہ یہ تانے بانے شاید یہاں بھی آ پہنچے۔ اگر انکوائریوں پر ہی گرفتاریاں مقصود ہیں تو پھر وزیراعظم پاکستان کے خلاف بھی انکوائری ہے، وزیراعلیٰ خیبر پختونخوا، کے خلاف بھی انکوائری ہے، ہمارے ڈیفنس منسٹر بھی اس کی زد میں ہیں اور بابر اعوان کے خلاف بھی ریفرنس ہے لیکن ان کی کوئی گرفتاری نہیں ہو رہی ہے۔ یہ ہمارے ساتھ جو آج ہو رہا ہے یہ کل کو کہیں اور بھی ہو سکتا ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ احتساب ہو، ہر صورت ہو لیکن احتساب کے نام پر کسی پارلیمنٹیرین کی بے عزتی، کسی ادارے کی تضحیک، کسی چیئر کی تضحیک اور کسی چیئر کے تقدس کی تضحیک ہر گز برداشت نہیں ہو گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم چھوٹے صوبوں کو کیا message دے رہے ہیں؟ لیاقت علی خان کو جڑواں شہروں میں قتل کیا جاتا ہے۔ جب محترمہ بے نظیر بھٹو کی خون میں لت پت لاش سندھ بھیجی جاتی ہے تو سندھ والے اس پر بھی "کھپے پاکستان" کا نعرہ لگاتے ہیں۔ ہم کیا message دیتے ہیں کہ جب شہید ذوالفقار علی بھٹو کا عدالتی قتل بھی اسی جڑواں شہر میں ہوتا ہے تو پھر بھی سندھ والے "جئے پاکستان" کا نعرے لگاتے ہیں۔ ہم یہ بات کرتے ہیں اور دوسری طرف سے ہمیں جواب ملتا ہے کہ یہ صوبائیت کو ہوا دے رہے ہیں اور کرپشن کو چھپانے کی باتیں کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! خدا شاہد ہے اور میں اس ہاؤس کے تقدس کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ جب کوئی شخص کرپشن کرے گا تو سید حسن مرتضیٰ اس کے خلاف کھڑا ہو گا لیکن کرپشن کے نام پر اگر کسی کی پگڑی اچھالی گئی تو وہ بھی پہلا بندہ سید حسن مرتضیٰ ہی ہو گا جو اس کے خلاف آواز اٹھائے گا۔ بناؤ یہ جیلیں، لگا دو چیئرنگ کراس پر پھانسی گھاٹ اور جتنے کرپٹ لوگ آپ کو ملتے ہیں ان سب کو لٹکا دو۔ 65 فیصد کا صوبہ اپنے چھوٹے صوبوں کے ساتھ جو روّیہ روا رکھے ہوئے ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ آپ کون سی فیڈریشن کو مضبوط کر رہے ہیں، آپ کس فیڈریشن کی بات کر رہے ہیں؟ ہم نے ہمیشہ اس فیڈریشن کو مضبوط کرنے کے لئے قربانیاں دی ہیں۔ ہم نے ہمیشہ ساری اکائیوں کو ساتھ لے کر چلنے کی کوشش کی ہے۔

جناب سپیکر!میری لڑائی صرف اور صرف اس چیئر کے تقدس کی لڑائی ہے۔میں کسی کی کرپشن کی بات نہیں کرتا لیکن اگر اس چیئر کے تقدس کو پامال کیا گیا تو میں ضرور سراپا احتجاج ہوں گا۔میں اس ہاؤس سے واک آؤٹ کرتا ہوں، احتجاج کرتا ہوں اور فیصلہ آپ کے پاس چھوڑ کر جاتا ہوں کہ آپ نے اس چیئر کے تقدس کو بحال کرنا ہے، اس پارلیمنٹ کی supremacy کا مقدمہ لڑنا ہے یہ میں آپ پر چھوڑ کر جاتا ہوں۔بہت شکریہ

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر!میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر!نیب والوں نے جو انتہائی بھونڈا طریقہ اختیار کیا ہے جس پر سید حسن مرتضیٰ نے کہا کہ وہ واک آؤٹ کرنا چاہتے ہیں تو ہم بھی ان کے ساتھ واک آؤٹ کرنا چاہتے ہیں۔شکریہ

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ
کرکے ہاؤس سے باہر تشریف لے گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں جناب محمد سبطین خان، چودھری ظہیرالدین، میاں محمد اسلم اقبال اور میاں محمود الرشید کو کہوں گا کہ وہ اپوزیشن کے معزز ممبران کو منا کر لائیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ!پہلے معزز ممبران تشریف لے آئیں پھر میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان میں واپس تشریف لے آئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیرالدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر!نہایت ہی مہربانی فرماتے ہوئے جناب اپوزیشن لیڈر رانا محمد اقبال خان، سید حسن مرتضیٰ اور دوسرے ساتھی ہاؤس میں تشریف لے آئے ہیں۔ان کا ایک چیز پر مطالبہ ہے کہ ان کے ایک دو ساتھی اس پر گفتگو کریں گے تو میرا خیال ہے کہ اگر اس پر وہ اپنا اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں تو وقت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے وہ بات کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر!۔۔۔(شور وغل)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Please! Order in the House. جناب خلیل طاہر سندھو! Please be seated. میاں محمد اسلم اقبال بات کر لیں پھر اس کے بعد آپ بات کر لینا۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہم نے معزز ممبران سے request کی ہے، انہوں نے بڑی مہربانی کی ہے اور وہ بائیکاٹ ختم کر کے ہاؤس میں واپس تشریف لے آئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے سامنے ان کی بات رکھ دیتا ہوں، بالکل ہمارے حکومتی بنچز بھی اس کو support کریں گے اور وہ اس پر دو تین دوست بات کرنا چاہ رہے ہیں تو میری آپ سے request ہو گی کہ جو دوست اس پر بات کرنا چاہتے ہیں آپ اپوزیشن لیڈر سے پوچھ کر اور پارلیمانی پارٹیوں کے جو سربراہان بیٹھے ہیں ان سے نام لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ نام دے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہم نام دے دیتے ہیں لیکن میری عرض تھی کہ اگر کوئی بھی بات کرنا چاہتا ہے تو بات کرنے دیں اس میں نام کی کیا ضرورت ہے۔ ہم کسی کرپشن کے تحفظ کی بات نہیں کرتے، ہم نے قرارداد بھی دینی ہے اور وہ چیئر کے حوالے سے دینی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! جناب خلیل طاہر سندھو بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی، ہمارے چودھری ظہیرالدین، میاں محمودالرشید اور میاں محمد اسلم اقبال قابل احترام ہیں۔ ہماری ان کے سامنے ڈیمانڈ تو یہ تھی کہ جناب عبدالعلیم خان ہمیں باہر منانے آئیں لیکن انہوں نے ہماری بات نہیں مانی۔۔۔

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میری آپ سے humble submission ہے کہ ہم اپنی بات کرتے ہیں لیکن آپ شفقت فرمادیں کہ جناب عبدالعلیم خان اپنے چیمبر میں ہیں اور وہ کم از کم یہاں تشریف لے آئیں۔

اینی وتھ نہ پایئے کل نوں رَل کے بیٹھ نہ سکیئے
اک دوجے نوں اپنے دل دی گل وی کہہ نہ سکیئے
ایہہ تیرا میرا جھگڑا خواب کسے دا کرنہ دیوے پورا
ایہہ ناں ہووے اس دھرتی تے دونویں رہ نہ سکیئے

جناب سپیکر! کل معزز سپیکر کو جس طریقے سے گرفتار کیا گیا اس کی سب نے مذمت کی لیکن اس سے بڑھ کر ایک اور seen چلا، I belong to the Christian community اور یہ تمام مذاہب میں ہے کہ عورت، چادر اور چاردیواری کا تحفظ سب کی ذمہ داری ہے اور آئین پاکستان بھی fundamental rights کی گارنٹی دیتا ہے۔ الہامی کتابوں کے بعد اگر کوئی چیز الہامی کتاب ہے تو وہ غریب کی روٹی اور fundamental rights ہیں۔ ان کے گھر میں دو خواتین تھی جب محترمہ شہلا رضا کی ان سے بات ہوئی۔

جناب سپیکر! انہوں نے بتایا کہ انہوں نے جو روّیہ اختیار کیا ہوا ہے، جو بولتا ہے اس کے خلاف assets beyond means کبھی کچھ، ابھی بات آئے گی، جناب محمد بشارت راجا کہیں گے اور فرمائیں گے کہ آپ کے پاس دس سال تھے آپ نے یہ نہیں کیا اور وہ نہیں کیا۔ اب آپ اس چیز سے نکل آئیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری غلطی ہے اور ہمیں ایسے کالے قوانین کو تبدیل کرنا چاہئے تھا لیکن نہیں ہوا، اب تو ایک موقع ہے اور جس طریقے سے رات کو ان کے بنیادی اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی گئی، بات پھر وہی آتی ہے کہ پوری دنیا میں جس سیٹ پر آپ بیٹھے ہیں یہ قسمت والوں کو نصیب ہوتی ہے اور یہ بڑی مقدس چیئر ہے۔

جناب سپیکر!اس پر ایک دفعہ کوئی یہاں پر تاریخی بد دیانتی ہوئی تھی، یہاں پر ایک ہمارے معزز ممبر چودھری فضل حسین راہی مرحوم تھے اور چودھری ظہیر الدین اسے جانتے ہیں۔

جناب سپیکر!انہوں نے کہا تھا کہ پہلے اس سیٹ کو دھلوایا جائے چونکہ کوئی اور شخص یہاں پر بیٹھ کے تقریر کر گیا تھا۔ہم آج بھی کہتے ہیں کہ ہم اپنی پگڑیاں خود اچھال رہے ہیں۔

جناب سپیکر!میں بڑے وثوق سے کہتا ہوں کہ ہم جناب عبدالعلیم خان کی گرفتاری کی پُرزور مذمت کرتے ہیں اور ان کی گرفتاری کی اطلاع بھی پہلے وزیراعظم کو تھی اور آغا سراج درانی کی گرفتاری کی اطلاع بھی وزیراعظم کو تھی۔اگر احتساب کرنا ہے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے جس کا مرضی احتساب کریں میرا کریں یا سید حسن مرتضیٰ کا کریں بلکہ جس کا مرضی احتساب کریں لیکن at least اس چیئر کی تو عزت کریں۔اگر یہ ایوان ہی نہ رہا، اگر ہم آج نہ رہے تو کل کو کوئی اور یہاں پر آجائے گا لیکن یہ روایات ہی ختم ہو گئیں۔کچھ روایات ہوتی تھیں اور یہاں پر کھڑے ہو کر رانا پھول محمد خان ایک cut motion پر تین تین دن بولتے تھے، ایک عزت اور احترام کا رشتہ ہوتا تھا اور آج ہم ایک دوسرے کو کیا سبق دے رہے ہیں؟جناب عبدالعلیم خان کے جو باقی ساتھی ہیں ابھی ان کو بھی نوٹسز دیئے جا رہے ہیں۔اس طرح آغا سراج درانی کے ساتھ جو ہوا ہے اور پتا نہیں کہ آگے کس کس کی باری آنی ہے لیکن یہ بہت غلط message جارہا ہے۔اگر آج اس کو نہ روکا گیا تو یہ جو خاموشی ہے یہ کسی طوفان کا پیش خیمہ ہوگی۔

جناب سپیکر!سید حسن مرتضیٰ نے درست فرمایا کہ ہم سندھ کو کیا message دے رہے ہیں۔ ایک چھوٹا صوبہ اور بہت ساری چیزوں سے محروم صوبہ ہے۔ہم نے وہاں ہمیشہ even بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ بھی۔۔۔

جناب عبدالعلیم خان تشریف لے آئے ہیں ان کا بہت شکریہ۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب عبدالعلیم خان ایوان میں تشریف لائے)

جناب سپیکر!جس طرح ابھی جناب عبدالعلیم خان تشریف لائے ہیں تو ہم نے ان کی گرفتاری کی بھی مذمت کی ہے اور ہم اس بات کی بھی مذمت کرتے ہیں کہ ان کے partners یا ان کے ساتھ کوئی بزنس کرتا ہے تو ان کو بھی نوٹسز دیئے جارہے ہیں۔ہمیں یہ سارا پتا ہے، ان کے

گورنر صاحب ہیں جو تسلّی صاحب ہیں وہ بھی کہتے ہیں کہ جناب عبدالعلیم خان آپ بے فکر رہیں،15 تاریخ کو آپ کو clean چٹ مل جائے گی اور آپ گھر آجائیں گے۔ وہ ٹیلیفون کرکے کہتے ہیں اور ہمیں بہت ساری ایسی باتوں کا پتا ہے لیکن یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں on oath یہ کہنے کو تیار ہوں کہ وزیراعظم کے نوٹس میں تھا کہ جناب عبدالعلیم خان کو گرفتار کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر! میں on oath کہنے کو تیار ہوں کہ وزیراعظم کو بتایا گیا کہ آغا سراج درانی کو گرفتار کیا جارہا ہے۔ ہم oath نہیں اٹھاتے لیکن چونکہ مجھے اندر کی بہت ساری چیزوں کا علم ہے اس حوالے سے یہ کہنا چاہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر! میری صرف اتنی گزارش ہے کہ خدا کے لئے اس ایوان کی عزت بچائیں۔ کل آپ میں سے کوئی گرفتار ہوگا تو انشاء اللہ ہم آپ کے لئے بھی ایسے ہی بولیں گے آپ بے فکر رہیں لیکن میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مہربانی فرما کر کوئی اچھی روایات پیدا کریں اور آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ:

کس کس کی زبان روکنے جاؤں تیری خاطر
کس کس کی تباہی میں تیرا ہاتھ نہیں ہے
بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اس ملک میں پچھلے ستر سال سے احتساب ہو رہا ہے اور ایک یہی narrative ہے کہ سیاستدان کرپٹ ہوتے ہیں اور ان کا احتساب ہونا چاہئے اور پاکستان 70 سال سے یہ narrative لے کر آگے چل رہا ہے۔ 70 سال سے مختلف NABs بنے مختلف لوگوں نے attempts کیں، سیاستدانوں کو اندر بھی ڈالا گیا ان پر سالہا سال مقدمے بھی چلے لیکن میرا سوال یہ ہے کہ پھر اس ملک سے کرپشن ختم کیوں نہیں ہوئی؟

جناب سپیکر! اگر صرف سیاستدان کو پکڑ کر، اسے malign کر کے اس ملک سے کرپشن ختم ہو سکتی ہوتی تو میں بالکل volunteer تیار ہوں کہ ہم سب کو گرفتار کریں اور ہم سب کو پھانسی چڑھا دیں۔ یہ بات سوچنے کی ہے اور لمحہ فکریہ ہے کہ ہر ادارے نے accountability کا اپنا اپنا rule رکھا ہوا ہے، پارلیمنٹ کے علاوہ ہماری ریاست کے جو باقی ستون ہیں، جو باقی مختلف ادارے کام کرتے ہیں چاہے وہ ججز ہوں، جنرل ہوں، بیورکریٹس ہوں یا کوئی بھی ہو ہر ایک نے اپنے اپنے احتساب کا ایک mechanism develop کیا ہوا ہے اور اس mechanism کے اندر کیا ہوتا ہے وہ آج تک کسی کو پتا نہیں چلا۔ بہت ساری چیزیں under the pocket چلی جاتی ہیں ہمیں نہیں معلوم کہ آج تک فوج کے اندر کتنے جنرلوں کو کرپشن پر سزا دی گئی ہے، ان کی کرپشن کا mechanism کیا ہے اور ان کے احتساب کا mechanism کیا ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سپریم جوڈیشل کونسل کے اندر جتنی شکایات جاتی ہیں ان میں 90 فیصد جج حضرات خود ریٹائرمنٹ لے لیتے ہیں یا وہ under the pocket فارغ کر دی جاتی ہیں۔ اس ملک میں صرف سیاستدان ہی ایسی مخلوق کیوں ہے کہ جس کا میڈیا ٹرائل بھی کرنا ہے، جس کو سزائیں بھی دینی ہیں اور جس کو جیلوں میں بھی ڈالنا ہے لیکن پھر بات وہیں کی وہیں ہے کہ اس ملک سے کرپشن ختم کیوں نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر! میں یہ بالکل categorically کہنا چاہتی ہوں کہ اس ملک میں تضحیک کرنے کے لئے، اس ملک میں accountability کرنے کے لئے، اس ملک میں Character assassination کرنے کے لئے سیاستدان سب سے آسان ہدف ہے۔

جناب سپیکر! آپ جو مرضی اسے کہہ لیں اس کے ساتھی بھی اس کے لئے بات نہیں کریں گے بلکہ کہیں گے کہ اس کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے وہ بہت اچھا ہو رہا ہے۔ یہ بھی ان آنکھوں نے دیکھا ہے اور پاکستان کی تاریخ میں پڑھا ہے کہ ایک وقت میں ایک لاڈلا ہوتا ہے لیکن جب حالات پلٹا کھاتے ہیں تو پھر وہ لاڈلا دوسری طرف جاتا ہے تو پھر بہت کچھ نکل کر آتا ہے۔ اگر مجھے کوئی یہ کہے کہ اس ملک میں کوئی دودھ کا دھلا ہے اس کے خاندان پر کوئی الزام نہیں ہے تو میں نہیں مانتی۔

جناب سپیکر! Assets beyond means کا کیا مطلب ہے؟ میں چیلنج کر رہی ہوں کہ اس ملک میں کوئی ایک شخص دکھا دیجئے جس کو Assets beyond means میں trial نہیں کیا جا سکتا۔ کسی کو بھی Assets beyond means پر trial کیا جا سکتا ہے، Assets beyond means بہت بڑا phrase ہے۔

جناب سپیکر! میرا ایک سوال ہے کہ اس دفعہ ہمارے نگران وزیر اعظم بہت معزز جج صاحب تھے جب انہوں نے اپنے assets declare کئے تو مجھے بڑی حیرت ہوئی چونکہ ان کے بھی assets declare کرنے کا کوئی mechanism نہیں ہے صرف سیاستدان ہیں جنہیں assets declare کرنے ہوتے ہیں اور وہ اپنے assets declare کرتے ہیں اس کے علاوہ کسی اور پر یہ شق نہیں ہے کہ وہ اپنے assets declare کرے۔ جب نگران وزیر اعظم نے اپنی اندرون ملک اور بیرون ملک جائیدادیں show کیں تو میں بھی سوچنے پر مجبور ہوئی کہ ہم سے تو پوچھتے ہیں، جی ہم سے سو دفعہ پوچھئے کہ ہماری money trail کہاں ہے، ہمیں پوچھ لیجئے کہ ہمارے Assets beyond means کیا ہیں؟ باقی کچھ لوگ بھی تنخواہ دار ہیں باقی کچھ لوگوں کی بھی تنخواہیں ہیں جو exchequer سے جاتی ہیں ان کی تنخواہوں کا حساب کتاب ہے انہیں کیوں نہ پوچھا جائے کہ آپ کے Assets beyond means کیسے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! ان سے کون پوچھے گا کہ آپ کے بچے باہر کیسے پڑھتے ہیں؟ ان سے کیسے نہیں پوچھا جائے گا کہ آپ کی جو شادیاں ہو رہی ہیں آپ کی شادیوں پر جو زیورات پہنے جا رہے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!۔۔۔

MR. DEPUTY SPEAKER: No cross talk. Please be seated. This is very wrong. Order in the Hose. Please carry on.

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھ سے میری money trail پوچھئے میں بتاؤں گی لیکن باقیوں سے بھی پوچھیں۔ تنخواہ دار آدمی کی بیگمات کے پاس زیورات کہاں سے آ رہے ہیں ان کی شادیوں پر کروڑہا روپیہ کہاں سے لگ رہا ہے۔ یہ کوئی پوچھنے کے لئے تیار کیوں نہیں ہے؟ اب تو

ہمارے ملک میں سلائی مشینیں اتنی important ہیں، سلائی مشینوں کی اتنی کارکردگی ہے اور اتنی آمدن ہے کہ اس سے باہر کے ملک میں فلیٹ بن جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے تو ایک قرارداد بھی دی تھی کہ ہم سب کو بھی ایک ایک سلائی مشین عطا کیجئے چونکہ ہم بھی اس سے ترقی کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ "اپنی پاکی دامن کی اتنی بات مت کر" ورنہ زکوٰۃ کے پیسے، خیرات کے پیسے، چندے کے پیسے ہر ایک کا حساب ہونا چاہئے، ہر ایک کا حساب کیوں نہ ہو۔ پی ٹی آئی کی اپنی جماعت کے اندر foreign funding کا کیس ہے اس کا جواب کیوں نہیں دیا جاتا، اس پر بات کیوں نہیں کی جاتی؟ ایک بندہ گرفتار ہو تو وزیراعظم بہت خوش ہوتے ہیں وہ دھمال ڈالتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ ان کے وزراء کو کیسے پتا چل جاتا ہے کہ مارچ تک جھاڑو پھر جائے گا، ان کے وزراء کو کون بتاتا ہے کیا وہ فائلیں دیکھ کر آتے ہیں تب وہ آکر کہتے ہیں کہ مارچ تک جھاڑو پھر جائے گا اور چالیس اندر جانے والے ہیں۔ کیا ان کو الہام ہوتا ہے یا یہ کہیں بیٹھ کر میٹنگ فرماتے ہیں تو ان کو پتا ہوتا ہے کہ لسٹ میں کون کون شامل ہے۔ اس طرح نہیں چلے گا اگر نیب اور حکومت کا کوئی گٹھ جوڑ نہیں ہے تو آغا سراج درانی کی گرفتاری پر وزیراعظم کے خوش ہونے اور سیاسی بیانات دینے کا کیا مطلب ہے اور وہ کیا کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر! خاص طور پر چادر اور چاردیواری کے خلاف جو کیا گیا ہے، ہر ایک کے گھر کی چادر اور چاردیواری ہے۔ آج ایک کے گھر کے اندر گھسے ہیں تو کل کسی اور کے گھر کے اندر بھی گھسیں گے۔ ہمیں اپنے سپیکر صاحب کی بھی بڑی فکر ہے، ہمیں قومی اسمبلی کے سپیکر کی بھی بڑی فکر ہے، ہمیں خیبر پختونخوا کے سپیکر کی بھی بڑی فکر ہے جن کے خلاف انکوائریاں چل رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں categorically ایک بات کہنا چاہتی ہوں کہ ایک rule بنا لیجئے کہ انکوائری کی stage پر سب گرفتار ہوں گے تو کر دیجئے مجھے اعتراض نہیں ہے لیکن یہ نہیں ہو گا کہ آپ انکوائری کی stage پر اپوزیشن والوں کو اندر کر دیں اور باقیوں کی انکوائریاں ختم نہیں ہوتیں، باقیوں کے MLAs کے جواب نہیں آتے، ایسے نہیں چلے گا۔

جناب سپیکر! میں سب سے زیادہ condemn کرنا چاہتی ہوں آغا سراج درانی نیب کے پاس ہے وہ جو پوچھنا چاہتے ہیں جو investigate کرنا چاہتے ہیں کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! Wind up کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں wind up کر رہی ہوں لیکن ان کے گھر کے اندر گھسنا، عورتوں کے ساتھ بد تمیزی کرنا اور انہیں سات گھنٹے تک یرغمال بنانا کون سا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر! مجھے بتائیے کہ کیا نیب کے پاس اس قانون کی کوئی گنجائش موجود ہے کہ وہ گھروں میں لوگوں کو harass کریں یا ان کی عورتوں کو یرغمال بنائیں۔

جناب سپیکر! ہمیں دیکھنا چاہئے کہ وقت ایک سا نہیں رہتا ہم دس سال وہاں بیٹھے ہیں آج ہمیں کسی نہ کسی طرح یہاں پہنچا دیا گیا لیکن یہ وقت بھی نہیں رہتا یہاں پہنچ کر وہاں بھی پہنچا جا سکتا ہے اس میں بھی زیادہ ٹائم نہیں لگتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کا point آ گیا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! مجھے بھی بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ جی، سید عثمان محمود! آپ بات کریں۔

سید عثمان محمود: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House. محترمہ! Please be seated. جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! یہی بات ہوئی تھی کہ اپوزیشن ممبران بات کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میری صرف یہ request ہے کہ اپوزیشن کے ممبران اپنے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں دو تین ممبران ادھر سے بات کر لیں اور آپ ادھر سے بھی ایک دو ممبران کو بات کرنے کا موقع دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، پہلے حزب اختلاف کا point of view سُن لیں پھر اس کے بعد حزب اقتدار کے معزز ممبران کو بھی موقع دیا جائے گا۔ جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ اس مقدس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام ممبران چاہے ان کا تعلق حزب اختلاف یا حزب اقتدار سے ہے ہم سب کو ایک دوسرے کا احترام اور عزت کرنی چاہئے۔ محترم جناب عبدالعلیم خان اور آغا سراج درانی کے ساتھ جو کچھ ہوا ہمیں اس پر افسوس ہے۔ پاکستان کی 70 سالہ تاریخ میں کبھی بھی کسی اسمبلی کے سپیکر کے ساتھ ایسا سلوک اور برتاؤ نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! جناب عبدالعلیم خان یا آغا سراج درانی کی بات نہیں بلکہ اس ایوان کے تقدس کو پامال کرنے کی بات ہے۔ آج صبح میں ٹیلیویژن پر قومی اسمبلی میں ہونے والی debate دیکھ رہا تھا۔ پی ٹی آئی سے تعلق رکھنے والے ایک وفاقی وزیر نے فرمایا ہے کہ:

> NAB does not come under the government jurisdiction. So, is he trying to say that NAB as an organization, as an institution has more solidarity, has more supremacy over the parliament?

اس ایوان سے لوگوں کو اُٹھا لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ ہمارے ملک اور تمام صوبوں میں white collar crime investigation کے حوالے سے reforms لانے کی ضرورت ہے۔ How can you keep a person behind the bars till he is not convicted? اس بات پر وضاحت ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! اس ایوان میں بیٹھے ہوئے تمام ممبران کو مل جُل کر اس ایوان کی مضبوطی، solidarity اور آئین پاکستان کی supremacy کے لئے قانون سازی کرنی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں اپنی بات کے اختتام پر ایک quotation پڑھنا چاہوں گا۔ دوسری جنگ عظیم کے موقع پر جرمنی میں ایک چرچ کے پادری Martin نے فرمایا تھا کہ:

> First they came for the communists, and I did not speak out because I was not a communist. Then they came for the socialists and I did not speak out because I was not a socialist. Then they came for the trade unionists and I did not speak out because I was not a trade unionist. Then they came for me and there was no one left to speak out for me.

جناب سپیکر! اگر آج آغا سراج درانی صاحب کو اُٹھالیا گیا ہے تو ہو سکتا ہے کہ کل سپیکر پنجاب اسمبلی کو بھی اُٹھالیا جائے۔ ہمیں مل بیٹھ کر ان قوانین کو ٹھیک کرنا چاہئے، ایک دوسرے کے اُوپر mudslinging کئے بغیر اور ماضی کی غلطیاں یاد دلائے بغیر ہمیں ان قوانین کو ٹھیک کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! پچھلے پانچ سال مسلم لیگ(ن) کی حکومت تھی اور اس سے پہلے پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت تھی اگر انہوں نے ان قوانین میں ترامیم نہیں کیں تو

You do the honour and we will stand by you. Thank you.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مہربانی۔ اب خواجہ سلمان رفیق بات کریں گے۔ جی، خواجہ سلمان رفیق!

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کے لئے موقع دیا۔ آغا سراج درانی کی گرفتاری بہت ہی افسوسناک ہے اور مجھے اس کا بہت دُکھ ہوا ہے۔ وہ سندھ اسمبلی کے کسٹوڈین ہیں اور ہمارے لئے ہر اسمبلی کے سپیکر بے پناہ قابل عزت ہیں۔ ان کے گھر میں نیب کی طرف سے جو روّیہ اختیار کیا گیا وہ بھی ناقابل برداشت ہے۔

جناب سپیکر!چونکہ میں خود بھی نیب کیس کوfaceکر رہا ہوں اس لئے میں اپنے اور نہ ہی اپنے بھائی کے کیس کی بات کروں گا۔ یہاں پرbalanceکرنے کے لئے جناب عبدالعلیم خان کو پکڑ لیا گیا ہے۔ سیاسی جماعتیں مذاق نہیں ہیں۔

جناب سپیکر!میری بہن محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے بالکل ٹھیک بات کہی ہے کہ یہاں پر پاکستان مسلم لیگ(ن)،پاکستان پیپلز پارٹی، مسلم لیگ(ق)،پاکستان تحریک انصاف اور کچھ دوسری جماعتوں سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران تشریف فرما ہیں۔ یہ سبstruggle کرنے والے لوگ ہیں۔ہم تو اپنے امتحان سے گزر جائیں گے اور ہم سب تو انشاءاللہ تعالیٰ اس آزمائش میں کامیاب ہوں گے۔ میں اس وقت نیب قوانین کے حوالے سےhuman rightsکی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر!میں چاہتا ہوں کہ اس اسمبلی کے مقدس ایوان سے پورے ملک کو یہ پیغام جائے کہ یہاں پر جو سیاستدان بیٹھے ہوئے ہیں وہ اپنی ذات کو بچانے کے لئے قانون سازی کی بات نہیں کر رہے۔

جناب سپیکر!میں اس بات کا بھی اعتراف کرتا ہوں کہ پچھلے دس سالوں میں میری جماعت پاکستان مسلم لیگ(ن)اور پاکستان پیپلز پارٹی کو اس حوالے سے قانون سازی کرنی چاہئے تھی لیکن اگر کسی وجہ سے نہیں ہو سکی تو اب ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر!میں آپ کو کیسز کا حوالہ دیتا ہوں۔نعیم اختر باجوہ ایڈووکیٹ ساڑھے چار ماہ نیب کی حراست میں رہے۔9-Cکے تحت ان کو بے گناہ کیا گیا۔ ساڑھے چار ماہ وہ شخص حراست میں رہنے کے بعد بے گناہ ہو کر رہا ہوا۔اس کے یہ ساڑھے چار ماہ کون واپس کرے گا؟جب اس کی رہائی کی گئی تو اس سے لکھوایا گیا کہ آپ ہمارے خلاف کارروائی نہیں کرو گے۔ میں جس بیرک میں ہوں وہاں پر ہم دو سیاستدان اور کل تقریباً225لوگ ہیں۔ وہاں پر کلرک اور نائب قاصد بھی زیر حراست ہیں جنہوں نے نوکری لگنے کے لئے پیسے دیئے تھے۔ میں ان کی بات کرنا چاہوں گا۔ یہ چودہ یا پندرہ لوگ ہیں۔

جناب سپیکر!اب میرا سوال یہ ہے کہ وہ کہاں سے وکیلوں کی فیسیں دیں گے ؟اس کیس میں تو ضمانت ہی نہیں ہے۔آپ کو ضمانت کے لئے ہائی کورٹ میں رٹ کرنی پڑتی ہے یعنی human rights کے تحت اپیل کرنی ہوتی ہے۔دو تین ماہ بعد اپیل لگے گی اور ظاہر ہے کہ آپ اس کے لئے وکیل کو پیسے دیں گے تو ایک غریب آدمی کہاں سے وکیل کی فیس کے پیسے دے گا؟غریب آدمیوں کی بہت بڑی تعداد نیب کیسز میں جیلوں میں ہے تو وہ انصاف کا حصول کیسے کریں گے؟

جناب سپیکر!جب ہم قانون سازی کی بات کرتے ہیں تو یہ request کرتے ہیں کہ احتساب عدالتوں کو مضبوط کیا جائے۔اس وقت discretion Investigation Officer کے پاس ہے۔90دنوں کا ریمانڈ ہوتا ہے اور 90دنوں میں انسان گدھا اور گدھا انسان بن جاتا ہے۔وہاں پر آئی او کی مرضی چلتی ہے۔یہ وہ باتیں ہیں جو کہ میں نیب آفیسرز کے منہ پر بھی کرتا رہا ہوں۔

جناب سپیکر!اس وقت میں human rights کے حوالے سے قانون سازی کی بات کر رہا ہوں۔کتنے پیسوں کی assessment کرنی ہے اور کتنی pre-bargaining کرنی ہے یہ سب آئی او کا اختیار ہے۔اگر آپ آئی او کی بات نہیں مانیں گے تو پھر آپ کی فیملی اور دوستوں کو بھی گرفتار کیا جائے گا۔ان کو نوٹس دیئے جائیں گے اور پھر وعدہ معاف بنانے کے لئے آپ پر دباؤ ڈالا جائے گا۔

جناب سپیکر!میں کسی کی ذات کے خلاف بات نہیں کرتا بلکہ میں تو قومی اداروں کی مضبوطی کی بات کر رہا ہوں۔قومی اداروں کا یہ کام نہیں ہوتا کہ آپ وہاں پر اغواء برائے تاوان کی صورتحال پیدا کر دیں لہٰذا احتساب عدالتوں کو مضبوط کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر!میری درخواست ہے کہ اس معزز ایوان کی طرف سے کوئی قرارداد، کوئی submission قومی اسمبلی اور وزیراعظم کو جانی چاہئے اور ان سے یہ گزارش کی جائے کہ نیب قوانین میں ترامیم کی جائیں۔

جناب سپیکر! میرے لئے، آغا سراج درانی، جناب عبدالعلیم خان یا میاں محمد شہباز شریف کے لئے نہیں بلکہ غریب لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کریں۔ قمرالاسلام راجہ سات ماہ جیل میں رہے۔ ان کے حوالے سے آپ ہائی کورٹ کا آرڈر پڑھ لیں۔ جسٹس ثاقب نثار صاحب نے بھی اس پر نوٹس لیا تھا۔

جناب سپیکر! یہاں صاف پانی کے حوالے سے بہت سی باتیں کی گئیں۔ اب میڈیا اس پر talk shows کر رہا ہے اور comparison ہمارے سامنے آ رہا ہے۔ ایسے سب کیسز کا یہی نتیجہ نکلنا ہے لہٰذا میری درخواست ہے کہ نیب قوانین میں ترامیم کی جائیں اگر کسی وجہ سے پچھلے دس سالوں میں ایسا نہیں ہو سکا تو یہ کام اب کر لیا جائے تاکہ عام آدمی جو کہ سینکڑوں کی تعداد میں نیب کی حراست میں ہیں ان کو relief مل سکے۔ ان میں سے جو گنہگار ہیں ان کو convict ہونا چاہئے اور جو بے گناہ ہیں انہیں رہا کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اسمبلیوں میں بھی روّیوں کا فرق ہے۔ اس اسمبلی میں جناب عبدالعلیم خان کا پروڈکشن آرڈر جاری ہوا اور میرا بھی فوری جاری ہو گیا جبکہ اسی کیس میں میرا بھائی جیل میں ہے لیکن اس کا پروڈکشن آرڈر جاری نہیں ہوا۔ جب ایاز صادق صاحب اور رانا ثناء اللہ خان نے جناب سپیکر قومی اسمبلی سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ مجھے جناب عمران خان نے منع کیا ہوا ہے۔ اب ایک ہاؤس میں ایک روّیہ اور دوسرے ہاؤس میں مختلف روّیہ اختیار کیا جا رہا ہے۔ میری درخواست ہے کہ تمام سیاسی جماعتوں کو قومی issues پر ایک ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! قانون سازی میں ایک ہونا چاہئے کیونکہ یہ issue کسی کی ذات کا نہیں ہے۔ ابھی مزید لوگوں کو گرفتار کرنے کا عندیہ دیا جا رہا ہے، سیاسی پارٹیوں کو malign اور target کیا جا رہا ہے۔ کرپشن کے حق میں کوئی بھی سیاسی جماعت نہیں ہے لیکن لوگوں کو انصاف ملنا چاہئے۔ مجھے انصاف ملے یا نہ ملے لیکن ایک عام آدمی کو لازماً انصاف ملنا چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محترمہ ذکیہ خان بات کریں گی۔

محترمہ ذکیہ خان: جناب سپیکر! اس موضوع پر بہت سی باتیں ہو چکی ہیں مگر میں یہ ضرور کہوں گی کہ سندھ، بلوچستان، خیبر پختونخوا اور پنجاب سب کی مائیں بہنیں ایک ہیں اور ریاست پاکستان کا فرض ہے کہ ان کی عزت و حفاظت کی جائے۔ پاکستان ہماری ماؤں، بہنوں اور لوگوں کی حفاظت کے لئے بنا ہے۔ آغا سراج درانی کی فیملی کے ساتھ جو رویہ اختیار کیا گیا وہ انتہائی نامناسب ہے۔ ان کو چھ گھنٹے تک کیوں محبوس رکھا گیا اور ہراساں کیا گیا ہے؟ There should have been no harassment. اگر نیب کے لوگوں کو کسی evidence کے حوالے سے search کرنی تھی تو کر لیتے لیکن ان کی فیملی کو چھ گھنٹے تک کیوں محبوس رکھا گیا؟

جناب سپیکر! جناب عبدالعلیم خان ہمارے بھائی ہیں اور ان کی گرفتاری پر ہمیں دُکھ ہوا ہے۔ تمام سیاسی پارٹیوں سے تعلق رکھنے والے معزز ممبران اور ورکرز کے بچے اور families ہیں۔ نیب انوسٹی گیشن کئے بغیر لوگوں کو گرفتار کر رہا ہے جس کی وجہ سے ان کی families suffer کرتی ہیں۔

جناب سپیکر! کاش! نیب کے کسی آفیسر کے ساتھ ایسا ہو، وہ گرفتار ہوں تو پھر انہیں احساس ہو گا کہ جن لوگوں کو انوسٹی گیشن کے بغیر گرفتار کیا جاتا ہے ان کی families کس طرح suffer کرتی ہیں۔ نیب کا جب دل چاہتا ہے کسی کو 30,60 یا 90 دنوں کے لئے گرفتار کر لیتا ہے۔ اس حوالے سے نیب والوں کی کوئی accountability نہیں ہے۔ ہم سب کی تو accountability ہو رہی ہے لیکن نیب کی کون accountability کر رہا ہے کہ آیا یہ ادارہ صحیح perform کر رہا ہے یا نہیں؟ مجھے بھی نیب نے ایک کیس میں بُلایا تھا۔

جناب سپیکر! میں نے پوچھا کہ مجھے کیوں بُلایا گیا ہے تو انہوں نے کہا کہ آپ نے کسی کو نوکری دی تھی۔ میں نے کہا کہ وہ نوکری تو بورڈ نے دی تھی۔ اس بورڈ میں جناب عبدالرزاق داؤود اور دوسرے ممبران شامل تھے۔ یہ نوکری CEO نے دی تھی اور جس نے نوکری دی تھی اُس نے پیسے بھی واپس کر دیئے تھے اور

Mr Speaker! She said, look! Take this money, I work for multi-national companies and I don't want any stigma on my name. She returned everything but

جناب سپیکر!اُس کے باوجود ہم نے بورڈ کوبلایا اور میں نے اُن کو بتایا کہ:

You are getting a bad name by calling anybody you want to call.

جناب سپیکر!دیکھیں،ایک شریف آدمی کو نیب بلائے یا پولیس سٹیشن بلائے اُس کے لئے مر جانے کی بات ہے۔جب تک proof نہیں ہوتا۔

Mr Speaker! How do you know that Aleem Khan Sahib is a thief or not a thief. The court has to prove it and if not proven then his family is suffering.

جناب سپیکر!خواجہ سلمان رفیق اور اُن کی فیملی بھی suffer کر رہی ہے تو اس کا کون ذمہ دار ہے The government is responsible to do accountability but on some principles. اصولوں کو نہ توڑیں، کوئی rules and regulations ہوں تاکہ دنیا مانے کہ accountability ہوئی ہے، vindictiveness نہیں ہونی چاہئے۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! آج اس ایوان کے اندر ہر جماعت کی طرف سے بارہا دفعہ احتساب کے اس عمل پر تقاریر کی جا رہی ہیں۔ پہلے تو یہ بات واضح کر لی جائے کہ اِس طرف بیٹھے ہوئے ارکان اور ہمارے سامنے بیٹھے ہوئے دوست کوئی بھی احتساب کے خلاف نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) نے اس ملک کے اندر احتساب کے ادارے کی بنیاد رکھی اور اُس کو پاکستان پیپلز پارٹی، مسلم لیگ (ق) اور تمام جماعتوں نے face کیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ احتساب سے نہیں بلکہ اس احتساب گردی کے خلاف اس ایوان کے اندر آج ہر دوست سراپا احتجاج بنا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! وہ احتساب گردی کہ ایک ایسا ادارہ کہ آپ کو کسی کا چہرہ اچھا نہیں لگتا، کسی کی سیاست اچھی نہیں لگتی تو کہیں سے ایک خاص انداز میں ڈوری ہلائی جاتی ہے اور بندے کو وہاں پر بٹھا لیا جاتا ہے یا گھر سے اُٹھا لیا جاتا ہے اور پھر بات یہاں پر ہی ختم نہیں ہوتی اُس کے بعد ٹی وی پر باقاعدہ ticker چلائے جاتے ہیں جتنا بڑا سیاسی نام ہو گا اُتنی ہی اُس کی سیاست کو مسخ کرنے کے لئے ٹی وی پر اُس کے خلاف بیان چلائے جائیں گے۔

جناب سپیکر! مجھے یہ بتائیں کہ نو نو سال کیس چلیں اور جناب عبدالعلیم خان کی مثال آپ کے سامنے ہے نو سال کیس چلتا ہے کوئی چیز نہیں نکلتی اور جس دن جناب عبدالعلیم خان وزیر اعلیٰ کے candidate بنتے ہیں پہلا نوٹس اُس دن serve ہوتا ہے کہ "آ جاؤ جی، تہانوں بُلاوا آ گیا اے۔" پھر اپوزیشن سے تقاریر کی جاتی ہیں تو کہا جاتا ہے یار! کچھ بیلنس کر لیں۔ بیلنس کرنے کے لئے پھر ان کو بٹھا لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے تو اب یہ شک ہے کہ آج ہم یہ تقاریر کر رہے ہیں تو کہیں بیلنس کرنے کے لئے کسی اور صوبے کے کسی سپیکر کی باری نہ آئے کہ اس کو بیلنس کرنے کے لئے اُن کو بھی بٹھا لیا جائے۔ جناب پرویز الٰہی کا گیارہ سال سے کیس چل رہا ہے لیکن کچھ نہیں ہوا، ایک ہفتہ پہلے کہہ دیا کہ: "ان کا نام بھی ذرا اندر ڈال لیا جائے۔"

جناب سپیکر! اسی طرح میاں محمد حمزہ شہباز شریف اور خواجہ سعد رفیق کے بارے میں سارے شہر کو پتا ہے جو سیاست میں آ کر عوام کے لئے بات کرتے ہیں اُن کا چہرہ مسخ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور میں گزارش کرتا چلوں کہ جب ایک سیاستدان کا چہرہ مسخ ہوتا ہے وہ کسی ایک کا چہرہ مسخ نہیں ہوتا وہ پاکستان تحریک انصاف کا بھی ہے، پاکستان مسلم لیگ (ن) کا بھی ہے اور وہ پاکستان پیپلز پارٹی کا بھی ہے اور اس ملک کے اندر جان بوجھ کر سیاست اور سیاست کے اداروں کو تباہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے، اُن کے چہروں پر سیاہی ملنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یہ بتائیں کہ اس ملک کے اندر سینکڑوں سیاستدانوں کو پکڑا گیا جب اُن پر کچھ ثابت نہ ہوا تو آخر میں ایک ہی بات بنتی ہے assets beyond means کا کیس ڈال دیں کیونکہ کچھ بھی نہیں ملا۔

جناب سپیکر! یہ بتائیں کہ چھ چھ مہینے اور چھ چھ سال اُن کا جو میڈیا ٹرائل کیا گیا ہے اُن کے حلقے کے اندر لوگ اُن کی ہر خبر کو دیکھتے ہیں اُن کے خلاف نیب ہر روز tickers چلاتی ہے اُس کا حساب کس نے دینا ہے؟

جناب سپیکر!میری یہ گزارش ہے کہ احتساب کے نام پر ہم نے جو احتساب ڈرامہ شروع کر دیا ہے جس کے اندر احتساب نہیں، حساب کر و قسم کا پروگرام جو چلا ہوا ہے میری یہ گزارش ہے کہ ہم سب کو مل کر اس پر سوچنا ہو گا اور گریڈ 18 & 17 کے افسران جو سپیکر سندھ اسمبلی کے گھر میں گھسے ہیں اُن پر ایف آئی آر ہونی چاہئے کہ انہوں نے چادر اور چاردیواری کے تحفظ کو کس طرح پامال کیا ہے؟ پاکستان کے اندر نیب کا کردار ایک ڈائن جیسا بنتا جا رہا ہے۔یہ وہ ڈائن ہے کہ جب بھی اس کا پیٹ خالی ہوتا ہے یہ اپنے ہی بچے کھا جاتی ہے۔کسی نہ کسی سیاستدان کو پکڑ لیتی ہے اور یہ تحقیق کی بنیاد پر لوگوں کے خلاف کام نہیں کرتی بلکہ یہ اخباری خبروں کے مطابق لوگوں کو اُٹھاتے ہیں اور سیاست کے اندر حساب برابر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر!میں گزارش کروں گا کہ ہمارے اس ایوان کی آج کی کارروائی کو باضابطہ طور پر ایک قرارداد کی شکل دے کر فیڈرل گورنمنٹ کو بھیجا جائے اوراس پر قانون سازی اور ترامیم کے حوالے سے demand کی جائے۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ندیم قریشی!

جناب محمد ندیم قریشی: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب سپیکر!بہت شکریہ۔میں آج کے اس موقع کی مناسبت سے چند لمحوں میں اپنی بات ختم کروں گا۔کل سے جب یہ واقعہ میڈیا میں چلا اور قومی اسمبلی میں جو ہوا ہمارے حزب اختلاف کے دوستوں کی جانب سے اس واقعہ کو جس طرح سے paint کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

جناب سپیکر!میں آپ کے توسط سے اور اس معزز ایوان کے توسط سے اپنے ان دوستوں سے یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ واقعہ اس طرح کا نہیں ہے کہ خدانخواستہ اسلام آباد میں کوئی انوسٹی گیشن ہوگئی ہے تو ہم اس کو فیڈریشن کے خلاف کوئی سازش قرار دیں۔

جناب سپیکر!میں بطور ایک پاکستانی اور بطور ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب یہ سمجھتا ہوں کہ نیب قوانین میں بہت کچھ ایسا ہے جو ٹھیک ہونا چاہئے۔بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو لوگوں کے لئے مسائل کھڑے کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر!میں نے نیب کے قوانین کو جتنا پڑھا ہے تو ہمیں یہ چیزیں تب دیکھنی چاہئیں تھیں جب اس ملک میں پاکستان پیپلز پارٹی اور پاکستان مسلم لیگ (ن)کی joint government تھی۔ 1989 میں "احتساب الرحمٰن"کے نام سے یہ سارا سلسلہ شروع ہوا تو ہمیں چاہئے تھا کہ ہم یہ ساری باتیں اُس وقت کرتے لیکن آج جب حزب اختلاف کے دوستوں کو کوئی tough time آتا ہے تو یہ جب جناب عبدالعلیم خان کے کیس کو match کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو مجھ جیسا پاکستانی مطمئن نہیں ہوتا۔ جناب عبدالعلیم خان کا کیس بالکل different ہے اور جب یہ ہمدردیاں سمیٹنے کے لئے بات کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ لوگوں کو confuse کر رہے ہیں۔ وہ شاعر نے کہا تھا کہ:

رُتوں پہ بس نہ چلا ورنہ
یہ وطن والے ملال رنگ و بُو کرتے

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے حزب اختلاف کے دوستوں کو اس issue کو صرف political point scoring کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ اگر یہ سنجیدہ ہیں تو ان کو چاہئے کہ آگے بڑھیں۔ آج یہ سیاستدانوں کی عزت اور وقار کے حوالے سے جو بات کرنا چاہ رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ سیاستدان بہت سارے معاملات میں اپنی عزت اور وقار کے خود دشمن ہیں۔ آج پاکستان آگے بڑھ رہا ہے اور یہ بار بار حوالے دے رہے ہیں کہ 70 سال میں پہلی بار ایسا ہوا تو میں ان سے کہنا چاہوں گا کہ ان کو یہ confirm ہے کہ نیب حکومت پاکستان کے under نہیں ہے۔

جناب سپیکر!نیب اپنے ضابطہ کار کے مطابق انوسٹی گیشن کرتی ہے اگر یہ چاہتے ہیں تو اس پر بیٹھ کر بات کریں لیکن ابھی محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کے حوالے سے فرما رہی تھیں کہ انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ جناب عمران خان تو شروع دن سے یہ کہہ رہے ہیں اور انہوں نے پاکستان تحریک انصاف بائیس سال پہلے اسی بنیاد پر بنائی تھی کہ پاکستان کے ہر شہری کو انصاف ملنا چاہئے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ اقتدار میں بیٹھا ہوا کوئی شخص اس قانون سے بالاتر ہے،اقتدار میں بیٹھا ہوا کوئی شخص کچھ بھی کرے تو اُس کو کوئی سرٹیفکیٹ

دے دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کو مل کر اس بات پر ضرور غور کرنا چاہئے کہ نیب کے قوانین کو دیکھنا چاہئے کہ کیا صورتحال ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ چیزوں کو mix کر کے قوم کو confuse کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

جناب سپیکر! ہم سب یہ سمجھتے ہیں کہ آج جو شخص کسی منصب اور عہدے پر بیٹھا ہے تو اُس پر ذمہ داری زیادہ بڑھ جاتی ہے، اُس کو احتساب کے عمل سے زیادہ گزرنا پڑتا ہے۔ آج سیاستدان malign ہو رہا ہے، آج سیاستدان کے اوپر جو کیچڑ اُچھالا جا رہا ہے اُس کی وجہ خود سیاستدان ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ عُظمیٰ کاردار!

محترمہ عُظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ حزب اختلاف کو بہت پریشانی ہے لیکن بات یہ ہے کہ ان کی ساری شکایات حکومت سے نہیں ہیں بلکہ ان کی ساری شکایات نیب سے ہیں اور یہ نیب کے قوانین کو کالے قوانین کہہ رہے ہیں تو بات یہ ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی کے دَورِ حکومت میں اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پانچ سالوں میں بھی نیب کے یہی قوانین تھے اور ان کو متعدد بار کہا گیا کہ آئیں بیٹھیں اور نیب کے قوانین میں reforms کریں۔

جناب سپیکر! میں تو صرف ان سے یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ جو پیچھے گزرے ہیں تو یہ قانون مشرف کا بنایا ہوا تھا۔ آپ کی دونوں پارٹیوں کو علیحدہ علیحدہ پانچ سال ملے تو آپ کیوں نہیں بیٹھے؟ آپ کو چاہئے تھا کہ نیب کے قوانین کو ٹھیک کرتے اور fundamental rights پر encroachment نہ ہوتی۔ اس حکومت کا تو ایک ہی کام ہے کہ انہوں نے اداروں کو independently کام کرنے کی اجازت دی ہے کیونکہ وزیر اعظم جناب عمران خان کی پہلی priority تھی کہ جب تک آپ کے ادارے مضبوط نہیں ہوں گے آپ کا ملک progress نہیں کر سکے گا۔

جناب سپیکر! میں یہ سوال بھی اپوزیشن سے کرنا چاہوں گی کہ اس وقت جناب محمد حمزہ شہباز شریف، عبدالعلیم خان یا خواجہ سلمان رفیق جو یہاں بیٹھے ہیں تو کیا پچھلے دس سالوں میں انہوں نے پنجاب اسمبلی میں کوئی ایسا rule بنایا تھا کہ کوئی پروڈکشن آرڈر پر اسمبلی میں آ سکتا

تھا۔ یہ تو پاکستان تحریک انصاف کی حکومت اور ہمارے سپیکر کی صوابدید تھی کہ انہوں نے آپ کی request پر یہ rule بنایا آپ نے کیا سوچ کر دس سال گزار دیئے تھے کہ یہاں پر کسی کو کوئی problem نہیں ہوگا اور کسی کو پروڈکشن آرڈر کی ضرورت نہیں ہوگی۔

جناب سپیکر! محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری میری بہن ہیں انہوں نے کہا کہ assets beyond means بہت vide term ہے۔ بائیس کروڑ عوام کو ان کے حقوق کون دلوائے گا۔ آپ کا لیڈر نااہل سپریم کورٹ سے ہوا اسے ایک ادارے نے نااہل کیا۔ اگر وہ وزیراعظم تھے اور ان کی عوام میں حیثیت تھی تو وہ جوابدہ تھے۔ وہ قوم کے پیسے کے امانت دار تھے ان کو بتانا چاہئے تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ شاہدہ احمد!

محترمہ شاہدہ احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں نے ابھی اپوزیشن کی تقاریر سنی ہیں۔ محترمہ ذکیہ خان جو بہت پرانی پارلیمنٹیرین ہیں انہوں نے بڑے آرام سے کہہ دیا کہ تھانہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں پر شریف آدمیوں کے جانے پر افسوس ہے۔ ان کو یہ سمجھنا چاہئے کہ ہماری پولیس اور تھانہ کلچر بالکل بھی بُرا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! وہ سمجھتے ہیں کہ اچھے انسان اور شریف آدمی کی کیا جگہ ہوتی ہے اور چور ڈاکو کی کیا جگہ ہوتی ہے۔ یہاں یہ کہہ دینا کہ تھانے میں شریف آدمی نہیں جاتا یہ اچھی بات نہیں ہے۔ آپ نے پولیس کے حوالے سے بہت بُرا تاثر دیا ہے۔

جناب سپیکر! ابھی محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری جو اپوزیشن کی خواتین کی لیڈر ہیں انہوں نے بھی بڑے آرام سے کہہ دیا کہ پاکستان کی پوری کی پوری عوام ہی corrupt ہے۔ یہ کہہ دینا بڑا آسان ہے اس کو justify کرنا بڑا مشکل ہے۔ آپ میرا احتساب کیجئے میں اپنے آپ کو پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! میں بھی اس ایوان کا حصہ ہوں میرا احتساب کیجئے۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ آپ یہاں بیٹھ کر دھڑلے سے بول دیں کہ پاکستان کی پوری عوام corrupt ہے تو میں یہ کہتی ہوں کہ پاکستان کی عوام corrupt نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتی ہوں کہ جو بُرے ہیں وہ اپنے گریبان میں جھانکیں۔ محترمہ عظمیٰ بخاری کا یہ قصور نہیں ہے بلکہ وہ جن لوگوں میں بیٹھتی ہیں وہ لوگ corrupt ہیں جو ان کے ارد گرد گھومتے ہیں۔ بہت شکریہ

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ہم نے پہلے کبھی ایسا نہیں سنا کہ عظمیٰ کا قصور نہیں ہے بلکہ یہ جن لوگوں کے درمیان بیٹھی ہیں وہ بُرے اور corrupt ہیں۔ یہاں 70،80 لوگ بیٹھے ہیں جن میں عبدالرؤف ہیں مجھے تو وہ کہیں سے corrupt نہیں لگتے، شیخ علاؤالدین بیٹھے ہیں جو مجھے بالکل corrupt نہیں لگتے۔ جناب محمد وارث شاد! بیٹھے ہیں ان پر مجھے تھوڑا سا کرپشن کا شبہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! مجھے آپ بھی نہیں لگتے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں وہاں نہیں بیٹھا ہوا بلکہ اِدھر بیٹھا ہوا ہوں۔ یہ وہ ہیں جہاں عظمیٰ بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان میں طاہر خلیل سندھو بھی ہیں جو مجھے ضرور corrupt لگتے ہیں۔ (قہقہہ) ان سے ذرا حساب پوچھیں۔ یہ تو کمال ہی ہو گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب عبدالعلیم خان!

جناب عبدالعلیم خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں سپیکر پنجاب اسمبلی جناب پرویز الٰہی کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے پروڈکشن آرڈر جاری کئے۔

جناب سپیکر! میں سارے ایوان کا خاص طور پر محترمہ ذکیہ خان آپا کا اور تمام بہنوں بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں پہلی بار 2003 میں اس اسمبلی میں آیا تھا۔ یہاں بہت سے ایسے دوست بیٹھے ہیں جو اس زمانے میں میرے colleague تھے۔ میں 2003 سے نومبر 2007 تک اس مقدس ایوان کا ممبر تھا۔ اس وقت بہت سے دوست (ن) لیگ، پیپلز پارٹی اور (ق) لیگ میں تھے جو آج یہاں پر مختلف جماعتوں میں مختلف بنچوں پر بیٹھے نظر آتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو پوری ایمانداری سے کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے بطور ایم پی اے اور صوبائی وزیر اپنی پوری ایمانداری سے کوشش کی کہ اپنے ملک اور قوم کے لئے ایک نیک جذبے کے ساتھ محنت کر سکوں۔

جناب سپیکر! میں جب وزیر تھا تو میرے سارے بھائی اور بہنیں گواہ ہیں جو اس وقت اپوزیشن میں تھے جانتے ہیں کہ میں نے ایمانداری سے کام کیا۔

جناب سپیکر! میں حلفاً کہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ عبدالعلیم خان کے خلاف اگر کسی نے یہ بات سنی ہو کہ میں نے کبھی اپنے اختیارات کا ناجائز فائدہ اٹھایا ہو۔ میں نے اپنے آپ کو فائدہ دینے کے لئے کبھی اپنے منصب کو استعمال نہیں کیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آپ کے سامنے اپنے اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں کبھی ایک روپیہ رشوت کا نہیں لیا۔ میں نے کبھی ایک روپے کی کسی ٹھیکے میں، نہ کسی نوکری میں یا کسی قسم کے کام میں بے ایمانی کی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ جس جذبے کے تحت میں سیاست میں آیا تھا اور میں نے پوری ایمانداری سے کوشش کی ہے کہ میں اپنے ملک کی خدمت کروں اور اس ملک کے لئے اپنا حصہ ڈالوں۔ اس ملک میں عام آدمی کا جو حال ہے اس کو بہتر بنانے کے لئے محنت کروں لیکن آج جب میں نیب کی سلاخوں کے پیچھے ہوں تو مجھے افسوس ضرور ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں چار سال بطور وزیر اور پانچ سال کا بطور ایم پی اے وقت یاد آتا ہے تو مجھے کوئی ایک ایسا دن یاد نہیں آتا کہ میں نے کبھی کسی ایم پی اے کے ساتھ زیادتی کی ہو یا کسی کارکن چاہے وہ اپوزیشن کا ہو اس کے ساتھ زیادتی کی ہو حتیٰ کہ میں نے اپنے حلقہ میں بھی اپوزیشن کے کسی کارکن کے ساتھ زیادتی نہیں کی۔ میں نے کبھی کسی بھی تھانے میں کسی کے خلاف پرچہ درج نہیں کروایا میں نے آج تک کسی کو اٹھوا کر مار نہیں پڑوائی، میں نے کبھی کسی کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی اور اس کا گواہ میرا اللہ ہے۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان میں ممبر کا حلف اٹھانے کے بعد پانچ دفعہ نیب گیا۔ مجھے ہر تین دن کے بعد نیب کا نوٹس آجاتا تھا۔ میں جو چیزیں انھیں دے کر آتا تھا تو وہ اگلی دفعہ انہی میں سے نئی چیزیں نکال کر سوال پوچھتے تھے۔

جناب سپیکر! میں حلفاً کہتا ہوں اور میں نے انہیں بھی کہا تھا کہ میں نے آج تک اس ملک کو اپنے گھر سے زیادہ مقدس سمجھا ہے۔ میں نے اس ملک میں رہنے والوں کو اپنے خاندان سے زیادہ مقدس سمجھا ہے۔ میں جتنا اپنے گھر کے لئے سوچ سکتا ہوں شاید اس سے زیادہ اس ملک کے لئے سوچتا ہوں اور پوری ایمانداری سے سوچتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھ پر جو بھی الزامات ہیں اس بات کا اللہ گواہ ہے، میں جب بھی اللہ کے سامنے سجدہ کرتا ہوں تو مجھے آج تک ایسی کوئی چیز یاد نہیں آئی کہ میں نے کبھی کسی شخص کے ساتھ زیادتی کی ہو، کسی کو جان بوجھ کر تنگ کرنے کی کوشش کی ہو خواہ میں اپوزیشن میں تھا یا حکومت میں تھا۔ میں 2007 سے 2018 تک اپوزیشن میں تھا۔

جناب سپیکر! میں دس سال اپوزیشن میں کھڑا رہا۔ یہاں پر مسلم لیگ (ن) کے میرے دوست، بہن اور بھائی بیٹھے ہیں آپ ان سے پوچھ لیں کہ جب یہ حکومت میں تھے اُس وقت میں نے ڈٹ کر اپوزیشن کی ہے اور لاہور میں کوئی جلسہ، جلوس، ریلی اور احتجاج ایسا نہیں تھا جس کی میں سربراہی نہیں کرتا تھا۔ اسی طرح جو پنجاب میں ذمہ داری دی گئی وہ بھی میں نے نبھائی ہے۔

جناب سپیکر! میرا نئے پاکستان اور اپنے قائد جناب عمران خان کے لئے جو جذبہ تھا اس جذبے سے کبھی میں ایک قدم پیچھے نہیں ہٹا بلکہ ہر چیز میں آگے آگے رہا۔ میں کاروباری انسان تھا اور میرے دوست مجھے کہا کرتے تھے کہ عبدالعلیم خان یہ کام نہ کر کیونکہ تو کاروبار کرتا ہے اور لوگ تجھے تنگ کریں گے تو میں ان کو کہتا تھا کہ میرا رازق میرا اللہ ہے۔

جناب سپیکر! میرا ایمان اس بات پر ہے کہ مجھے رزق صرف میرے خدا نے دینا ہے تو مجھے کسی انسان سے کیا ڈر ہے؟ آج میرے دوست یہاں پر گواہ ہیں اور میں پوری ایمانداری کے ساتھ یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ back channel میں کسی کے ساتھ مل کر میں نے اپنے لئے کسی قسم کی کوئی آسانی مانگی ہو یا ان کو کہا ہو کہ مجھے بھی کسی سے ملوا دیں تاکہ میں بھی اپنا کام سیدھا کرلوں یا صبح یہاں پر تقریر کرکے شام کو جا کر ملاقات کرلوں تو میں نے کبھی ایسا کام نہیں کیا۔

جناب سپیکر! میں نے پوری ایمانداری کے ساتھ دس سال تک اپنے قائد کا ساتھ دیا ہے اور اس پر میرا اللہ میرا گواہ ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج میں آپ سب کے سامنے یہ کہنا چاہتا ہوں اور اپنی قوم کے سامنے یہ وعدہ کرنا چاہتا ہوں کہ میں آپ سب کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ میں کبھی آپ کا سَر جھکنے نہیں دوں گا۔ میں کبھی ایسا وقت نہیں آنے دوں گا جب آپ کہیں کہ عبدالعلیم خان نے اسمبلی میں کھڑے ہو کر تقریر کی تھی اور اس پر آج ایک روپے کی کرپشن ثابت ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر! میں زندگی میں سَر اٹھا کر چلا ہوں اور میں نے سَر اٹھا کر سیاست اور کاروبار کیا ہے۔ میں نے ہر شخص کے لئے ہمیشہ اچھا سوچا ہے اور اس کے ساتھ نیک نیت رہا ہوں۔

جناب سپیکر! مجھے امید ہے کہ میرا اللہ میرا ضامن ہے ہر ایک کے ساتھ جھوٹ بولا جا سکتا ہے لیکن اپنے خدا سے جھوٹ نہیں بولا جا سکتا اور میں پوری ایمانداری کے ساتھ آپ کو کہہ رہا ہوں کہ جب میں اللہ کے حضور جاتا ہوں تو پوری نیک نیتی کے ساتھ اللہ کے سامنے سجدہ کرتا ہوں تو مجھے اس بات کا اطمینان ہوتا ہے کہ میں نے کوئی غلط کام نہیں کیا اور میں آج سب کے سامنے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ میری وجہ سے آپ کا اور اس مقدس ایوان کا سَر بلند ہو گا اور کبھی اس کا سَر جھکنے نہیں دوں گا۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ اسلام آباد میں ایک واقعہ رونما ہوا ہے اور اس پر معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے نیب کے اور اس کی highhandedness کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے اور اسلام آباد میں نیب کی کارروائیوں سے متعلق یا نیب کے جو اقدامات ہیں ان پر پارلیمنٹیرین بالعموم چاہے ان کا تعلق سینیٹ یا قومی اسمبلی سے ہو وہ وہاں پر اپنے تحفظات کا اظہار کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! جس طرح یہاں پر کہا گیا ہے کہ حکومتی ممبران ہمارے وزراء بھی ہمیشہ یہ بات کرتے رہے ہیں اور آج بھی کر رہے ہیں کہ نیب کے قوانین کو revisit کرنے کی ضرورت ہے۔ ہماری ایک خاتون ممبر نے ابھی یہاں کھڑے ہو کر کہا کہ گزشتہ دس سالوں کے دوران دیکھیں تو یہ قانون کوئی آج تحریک انصاف کی گورنمنٹ کا قانون نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں کسی تنقید کے حوالے سے یہ بات نہیں کر رہا بلکہ میں اپنی سیاستدانوں کی برادری کی کوتاہ اندیشیوں کی طرف اشارہ کر رہا ہوں۔ پاکستان مسلم لیگ(ن) پانچ سال برسر اقتدار رہی اور پاکستان پیپلز پارٹی بھی برسر اقتدار رہی تو کیا بہتر نہ ہوتا کہ اگر یہ اتنا ہی draconian Law ہے تو اس کو دس سالوں میں revisit کر لیا جاتا اور اس میں ترمیم کے لئے کوئی بات کر لی جاتی۔

جناب سپیکر! آج بھی بحیثیت ایک سیاسی کارکن کے میں آپ کے سامنے اس بات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ آج بھی ہم سیاستدانوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں اور وفاقی سطح پر جن کے متعلقہ یہ معاملہ ہے ہمیں وہاں پر ایک consensus develop کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ جب گورنمنٹ یہ چاہتی ہے کہ ہم ان قوانین کو revisit کرنا چاہتے ہیں، ان کو بہتر بنانا چاہتے ہیں اور ان کی خامیوں کی نشاندہی جو ہو رہی ہے ان کو دور کرنا چاہتے ہیں تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے بھائی جو یہاں پر موجود ہیں ان کو اپنی جماعتیں جن کی representation نیشنل اسمبلی اور سینیٹ میں موجود ہے اُن سے کہنا چاہئے کہ وفاقی حکومت کے ساتھ تعاون کریں اور ان قوانین کو revisit کرنے کے لئے حکومت کے ہاتھ مضبوط کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ آج نیب کے متاثرین میں صرف مسلم لیگ (ن) یا پاکستان پیپلز پارٹی نہیں بلکہ آج نیب کے متاثرین میں پاکستان تحریک انصاف بھی ہے اور ہمارے ممبران کے خلاف بھی کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ ابھی آپ کے سامنے جناب عبدالعلیم خان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا یہ بھی نیب سے متاثرہ ہیں لہٰذا یہ کہنا کہ یہ گورنمنٹ کی وجہ سے ہو رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ تاثر غلط ہے اور تاثر نہیں ہونا چاہئے جبکہ حکومتی ممبران بھی براہ راست نیب کی کارروائیوں سے متاثر ہو رہے ہیں لیکن فرق صرف اتنا

ہے کہ ہمارے ممبران اپنے آپ کو جس طرح ابھی جناب عبدالعلیم خان نے کہا کہ وہ عدالت کے رحم و کرم پر چھوڑ رہے ہیں تو عدالت جو بھی فیصلے کرے گی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ان کا ضمیر مطمئن ہے اور جس طرح انہوں نے اپنے عزم کا اظہار کیا ہے تو پھر ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور اس بات کی ضرور امید رکھنی چاہئے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ سرخرو ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اسی طرح ہم اگر عدالتوں پر بھی انگلی اٹھائیں گے تو پھر اس سے معاملات مزید الجھنا شروع ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بعض اوقات ہم سیاستدان جذبات میں بہت آگے نکل جاتے ہیں جیسا کہ ابھی محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے بات کرتے ہوئے کہا کہ فوج اور عدلیہ کا احتساب نہیں ہوتا تو ہمیں یہ بات نہیں بھولنی چاہئے کہ ان دونوں اداروں میں ان کا اپنا احتساب کا ایک نظام موجود ہے اور میں زیادہ پرانی بات نہیں کرتا میں near past کی بات کرتا ہوں کہ فوج میں inbuilt accountability کا ایک mechanism ہے اس کے تحت اتنے بڑے لیول پر سزائیں دی گئیں جس کا ہم سیاستدان شاید تصور بھی نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! صرف فرق اتنا ہے کہ ہم سیاستدان اپنے اندر accountability کا کوئی نظام پیدا نہیں کرنا چاہتے۔ اگر ہماری خود احتسابی کے لئے اسی ہاؤس کی کمیٹی بن جائے اور ہم اپنی خود احتسابی خود کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ شاید باہر سے کسی کو آکر ہماری خود احتسابی کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ اسی طرح عدلیہ میں بھی ان کا اپنا ایک نظام موجود ہے اور وہ اس کے تحت کام کرتے ہیں لیکن ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ ہم سیاستدان اپنی accountability کے بارے میں سوچتے ہی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ ابھی یہاں پر ایک مثال دی گئی کہ جناب عمران خان نے یہ کیا اور وہ کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے اپوزیشن کے اور حکومتی ممبران سیاستدانوں میں خود احتسابی کا نظام ہے تو میں ان کی یادداشت کے لئے اور یادداشت کو درست کرنے کے لئے اگر ہمارا کوئی بھائی بھولا ہوا ہے تو میں ان کو ایک مثال دینا چاہتا ہوں کہ ہم

سیاستدانوں میں سے ہی جن کا تعلق مسلم لیگ سے ہی تھا محمد خان جونیجو نے اپنے اندر، اپنی صفوں میں احتساب کا نظام قائم کیا تھا اور ان کا نام آج تک زندہ ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے اپنے وفاقی وزیر کو کرپشن کے سبب علیحدہ کیا تھا تو آج بھی ان کا نام قدر کی نگاہ سے لیا جاتا ہے۔ اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ محمد خان جونیجو کے بعد عمران خان واحد قومی لیڈر ہیں جنہوں نے اپنی صفوں کے اندر کم از کم یہ اصول ضرور طے کر دیا ہے کہ اگر کسی پر الزام بھی ہے تو وہ استعفیٰ دے کر اپنے عہدے سے علیحدہ ہو جائے۔ جناب عبدالعلیم خان ابھی ریمانڈ پر ہیں لیکن استعفیٰ دے کر یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ جن کے چالان عدالتوں میں پیش ہو رہے ہیں وہ دندناتے پھر رہے ہیں لیکن وہ استعفیٰ کیوں نہیں دیتے؟ وجہ یہ ہے کہ جب سیاستدان عہدے سے چپٹا رہے گا، اپنے احتساب کو نظر انداز اور اپنی جان بچانے کے لئے یہ کہے گا کہ میں عہدے سے چپٹا رہوں تو پھر بیرونی قوتیں آپ کا احتساب کرنے کے لئے آئیں گی۔

جناب سپیکر! ہم اپنے آپ کو خود احتساب کے لئے پیش کریں اور جو روایت پاکستان تحریک انصاف نے ڈالی ہے جیسے بابر اعوان نے الزام پر ہی استعفیٰ دے دیا اور ابھی جناب عبدالعلیم خان ریمانڈ پر ہیں پھر بھی استعفیٰ دے دیا لیکن جن لوگوں کے چالان عدالتوں میں ہیں وہ استعفیٰ کیوں نہیں دیتے حالانکہ اُن کو سب سے پہلے استعفیٰ دینا چاہئے تھا۔ ہم اپنے عہدوں کے پیچھے چھپ کر اپنا defense چاہتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہی وجہ ہے کہ سیاستدان بدنام ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اپوزیشن کے ممبران سے یہ التماس کروں گا کہ آئیں اور سیاستدانوں کے اندر ہم خود اپنی خود احتسابی کا نظام پیدا کریں تاکہ باہر سے آپ پر کوئی انگلی نہ اٹھا سکے۔ شکریہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بزنس بھی شروع کرنا ہے۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! آپ نے مجھے وقت دینے کا کہا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بات کر لیں۔

ملک محمد وحید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ ابھی میرے بزرگ میرے بھائی نے یہ بات باور کرائی ہے حالانکہ ہم تو پہلے ہی کہتے تھے کہ جس شاخ پر بیٹھ کر آج اس کو کاٹا جا رہا ہے کل آپ بھی اسی شاخ کی سواری ہیں اور کل آپ بھی گریں گے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج تمام وزراء فرنٹ بنچوں پر بیٹھ کر خوش ہوتے ہیں، خوشیاں مناتے ہیں اور دیکھتے بھی ہیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talks.

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! یہ میری بات سن لیں۔ آج یہ خوشیاں تو مناتے ہیں اور جس شاخ پر بیٹھ کر انہوں نے آری کے ساتھ شاخ کو کاٹا ہے تو کل یہ وزیر بھی روتے ہوئے نظر آئیں گے۔ آج حکومتی بنچوں سے صرف ایک قطرہ گرا ہے جن کا نام جناب عبدالعلیم خان ہے لیکن ہم اُن کے لئے چور اور ڈکیت کے نعرے بالکل نہیں لگائیں گے اور انہیں یہ کہہ کر نہیں پکاریں گے بلکہ ہم انہیں یہ کھڑکا دیں گے کہ اگر وہ تمام تر معاملات کا مقابلہ کرتے ہوئے سرخرو بھی ہو جاتے ہیں تو آخر پر اِن کو یہ کہہ دیا جائے گا کہ آپ کی آمدن آپ کے اثاثوں کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتی لہٰذا آپ پھر بھی چور ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایوان میں بیٹھے تمام وزیر، مشیر، پارلیمانی سیکرٹریز اور تمام تر ایم پی ایز اپنی آمدن اور اثاثوں کا جواب نہیں دے سکتے۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میری اب یہ بات سنیں اور بات مکمل ہونے دیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talks.

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! ابھی ڈاکٹر عبدالصمد گرفتار ہوا اور آپ سے لے کر جناب عمران خان کی چیخیں نکل گئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد وحید! پلیز wind up کریں۔

ملک محمد وحید: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ابھی کس کس کو گرفتار ہونا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ wind up کریں۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! کبھی پیپلز پارٹی کی چیخیں نکلیں گی، کبھی (ن) لیگ کی اور کبھی پی ٹی آئی کی چیخیں نکلیں گی لیکن ہمیں نیب کے قوانین میں ترمیم کرنے کے لئے سر جوڑنا پڑے گا۔ اگر انہوں نے سر نہ جوڑا تو بار بار روتے نظر آئیں گے۔ کبھی ہم روئیں گے تو کبھی آپ روئیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! صرف آدھا منٹ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! وقفہ سوالات شروع کرنا ہے۔ آپ کا پہلے point of view آ گیا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! مجھے مختصر بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب وقفہ سوالات شروع کرنے لگے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! صرف آدھا منٹ دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! میں نے آپ کو پہلے بھی بات کرنے کا موقع دیا ہے۔

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع کیا جاتا ہے۔ آج محکمہ داخلہ کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 678 جناب نصیر احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

میں ایک اہم اعلان کرنا چاہ رہا ہوں۔

Parliamentary delegation from Senate, National Assembly and three of the Assemblies they are here and we welcome you to the Punjab Assembly.

(اس مرحلہ پر پارلیمنٹری وفد کی آمد پر پورے ایوان نے ڈیسک بجا کر اُن کو خوش آمدید کہا)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! وقفہ سوالات ہے۔ اگلا سوال نمبر 717 جناب علی اختر۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے رولز معطل کروا کر ایک قرارداد پیش کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! وقفہ سوالات کے بعد کر لیں گے۔ پہلے بزنس پورا ہونے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

SYED USMAN MEHMOOD: Mr Speaker! Question No. 732 and kindly consider the question as read.

MR DEPUTY SPEAKER: Answer but not the question.

SYED USMAN MEHMOOD: Mr Speaker! I am not going to repeat the question.

MR DEPUTY SPEAKER: You are confused.

SYED USMAN MEHMOOD: Mr Speaker! If you want may I repeat the question.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا پہلا سوال تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ موجود نہیں تھے اور میں نے باقاعدہ announcement کی تھی۔ آپ کا سوال dispose of کر دیا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! آپ take up کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں۔ سید عثمان محمود! آپ کے سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: پی پی 264 میں تھانہ جات
اور چوکیوں کی عمارات کے کرایہ سے متعلقہ تفصیلات

*732: **سید عثمان محمود:** کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔264 ضلع رحیم یار خان میں کل کتنے تھانہ جات اور چوکیاں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) کس کس تھانہ جات اور چوکیوں کی عمارات کرایہ پر ہیں ان کے نام اور ماہانہ کرایہ کی تفصیل بتائیں؟

(ج) ان تھانہ جات اور چوکیوں کے لئے عمارات کرایہ پر لینے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) ان تھانہ جات اور چوکیوں کی عمارات کی تعمیر و مرمت پر سال 18-2017 سے آج تک سالانہ کتنی رقم خرچ کی گئی، تفصیل تھانہ اور چوکی وار بتائیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) حلقہ پی پی۔264 ضلع رحیم یار خان میں چار تھانہ جات اور تین چوکیاں ہیں۔

تھانہ صدر صادق آباد	تھانہ آباد پور
تھانہ اقبال آباد	تھانہ بھونگ
چوکی راجن پور کلاں	
چوکی بہادر پور	
چوکی جمال دین والی	

(ب) تھانہ اقبال آباد کی بلڈنگ کرایہ پر تھی جس کا ماہانہ کرایہ مبلغ -/40,000 روپے تھا جو کہ اب مورخہ 01.11.2018 سے سرکاری عمارت میں شفٹ ہو چکا ہے۔

(ج) سال 2007 میں تھانہ صدر رحیم یار خان کی bifurcation سے تھانہ اقبال آباد بنایا گیا تھا جس کی بلڈنگ نہ تھی جس وجہ سے کرایہ کی بلڈنگ میں تھانہ ہذا کام کرتا رہا ہے۔

(د) مالی سال 18-2017 میں مبلغ -/20,000 روپے سالانہ فی تھانہ کی مرمت پر خرچ کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں نے اپنے حلقہ پی پی۔264 میں موجود تھانوں اور اُن کے اخراجات کے حوالے سے سوال کیا تھا جس کا مجھے جواب دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ ایک ضمنی سوال یہ put کرنا چاہوں گا کہ ہمارے حلقہ پی پی۔264 کو چار پولیس سٹیشن تھانہ بھونگ، تھانہ آباد پور، تھانہ اقبال آباد اور تھانہ صدر صادق آباد لگتے ہیں اور تین چوکیاں لگتی ہیں جن کا نام چوکی راجن پور کلاں، چوکی بہادر پور اور چوکی جمال دین والی ہے چونکہ geographically میرا اور آپ کا حلقہ neighbouring ہے اس لئے آپ کا تھانہ بنگلہ اِچھا اور چوکی سون میانی بھی ہم share کرتے ہیں۔ یہ لگ بھگ پانچ تھانے اور چار چوکیاں ہیں جس کے باوجود پچھلے چار ماہ میں تھانہ آباد پور کی حدود موضع مسلم آباد سے گھولا برادری اور بٹوانی برادری کے پانچ لوگ اغواء کر لئے گئے جو تاوان دے کر واپس ہوئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! آپ ضمنی سوال کر لیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! اگر دو منٹ اجازت دیں تو میں وزیر قانون سے ہی سوال کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ سوال کریں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! چوکی جمال دین والی کی حدود سے نواز ماٹا نامی ایک آدمی اغواء ہوا جو 15 لاکھ روپے تاوان دے کر واپس ہوا۔ آپ کے تھانہ بنگلا اِچھا کی حدود سے غلام فرید جھلن اغواء ہوا جو 20 لاکھ روپے تاوان دے کر واپس ہوا۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کی جو depleting situation ہے کیا یہ نئے پاکستان اور پولیس reforms کی عکاسی کرتی ہے یا ساہیوال میں جو واقعہ ہوا ہے وہ نئے پاکستان اور پولیس reforms کی عکاسی کرتی ہے؟

جناب سپیکر! میرا یہ سوال وزیر قانون سے ہے اور میں اِن سے وضاحت چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ میرے عزیز ہیں لیکن اِن کا سوال کچھ اور ہے۔ انہوں نے اصل میں جو سوال پوچھا تھا میں اُس کو repeat کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! انہوں نے جز (الف) میں پوچھا کہ حلقہ پی پی۔264 ضلع رحیم یار خان میں کل کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں جس کا میں نے جواب دے دیا۔

جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا کہ کس کس تھانہ جات اور چوکیوں کی عمارات کرایہ پر ہیں ان کے نام اور ماہانہ کرایہ کی تفصیل بتائیں جس کا جواب میں نے دے دیا۔

جناب سپیکر! پھر انہوں نے جز (ج) میں پوچھا کہ ان تھانہ جات اور چوکیوں کے لئے عمارات کرایہ پر لینے کی کیا وجوہات ہیں جس کا جواب بھی دے دیا۔ اگلے جز میں انہوں نے پوچھا کہ ان تھانہ جات اور چوکیوں کی عمارات کی تعمیر و مرمت پر سال 2017-18 سے آج تک سالانہ کتنی رقم خرچ کی گئی۔ اس کا بھی میں نے جواب دے دیا۔

جناب سپیکر! اب اگر یہ crime situation کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں تو fresh question دیں انشاء اللہ تعالیٰ میں اس کا جواب دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! Fresh question اس حوالے سے ڈال دیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ضلع کی تحصیل صادق آباد میں اے ایس پی ڈاکٹر حفیظ بگٹی posted ہیں، وزیر قانون ٹھیک فرمار ہے ہیں کہ میں نے تھانوں کے خرچ اور عمارتوں کے متعلق یہ سوال پوچھا تھا کیونکہ مجھے یہ تشویش تھی کہ اگر دن میں پندرہ بندے اغواء ہو رہے ہیں تو شاید تھانوں کی عمارتیں ہی نہ ہوں؟ اگر وہاں پر پانچ تھانے اور پانچ چوکیاں ہیں تو اس کے باوجود آپ کے "نئے پاکستان" میں دن دہاڑے پندرہ، پندرہ بندے اغواء ہو جاتے ہیں اور آپ کے posted ASPs یہ بات on record ہے کہ اس حکومت کی طرف سے post کئے گئے ASPs کچے کے علاقے میں جا کر ڈکیتوں سے ملتے ہیں تو کیا وزیر قانون کو اس بات کی انفارمیشن ہے؟ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!سید عثمان محمود کے جو خدشاتcrimeکے حوالے سے ہیں تو میں ان متعلقہ تھانہ جات جن کا ذکر انہوں نے فرمایا ہے، اس حوالے سے انشاء اللہ تعالیٰ پچھلے چھ ماہ کا ٹوٹل کرائم ریکارڈ انہیں پیش کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجا!ان کا ایک اور سوال بھی تھا کہ اے ایس پی صاحب جا کر کچے کے علاقہ میں ڈکیتوں سے ملتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!اگر موصوف حکم دیں گے اور آپ حکم دیتے ہیں تو میں متعلقہ اے ایس پی کو یہاں بلا کر ان سے ان کی ملاقات کروا دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل انہیں یہاں بلوا کر ان سے بات کروائیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر!میں یہی عرض کروں گا کہ متعلقہ اے ایس پی صاحب کو بلایا جائے اور ان سے وضاحت طلب کی جائے کہUnder what circumstances did you go to kucha area to meet the dacoitsچودھری شفیق معزز ممبر جن کا تعلق صادق آباد سٹی سے ہے جو کہ یہاں موجود ہیں، ہمارے اے ایس پیsharedہیں اور آپ ان سے بھی پوچھ لیں کہ وہاں پر ابھی کیا حالات ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود!چودھری شفیق کی بات ہو چکی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کل جناب محمد شفیق کی جناب سپیکر کے ساتھ ملاقات ہوئی تھی اور ان کے چیمبر میں یہ طے ہوا تھا کہ رحیم یار خان کے متعلقہ پولیس حکام کو کل10:00 بجے بلایا ہوا ہے۔جناب محمد شفیق کا بھی مسئلہ اس ملاقات میں ہم نے حل کرنا ہے اور اگر معزز ممبر بھی آنا چاہیں تو آجائیں اور ان کی موجودگی میں بات ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! آپ بھی کل صبح آ جائیں کیونکہ اے ایس پی صاحب کل 10:00 بجے آ رہے ہیں تو جناب محمد شفیق! Kindly آپ اور سید عثمان محمود وزیر قانون کے ساتھ بیٹھ جائیں جو آپ کی reservations کو دور کریں گے۔

چودھری محمد شفیق انور: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا اور سپیکر صاحب کا میں شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بڑے تحمل اور بردباری کے ساتھ ہمارے ساتھ بات کی ہے۔ Actually ہمارا کسی کے ساتھ کوئی ذاتی اختلاف یا جھگڑا نہیں ہے بلکہ بات صرف یہ ہے کہ اگر سیاسی طور پر یا انتقامی طور پر کسی کے خلاف چرس کے تین تین، چار چار، پانچ پانچ کلوگرام کے پرچے کاٹ دیئے جائیں تو ان بچوں کا بھی کوئی محافظ ہو گا؟

جناب سپیکر! مجھے ابھی اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے رات بھی ماشاء اللہ جب انہیں اطلاع دی گئی ہے تو اس کے بعد انہوں نے جو threatening وہاں پر شروع کی ہے وہ بھی ہمارے سامنے آئی ہے اور جو ان کے بچوں کو threat کیا گیا ہے کہ ہمیں واپس آ لینے دیں تو ہم آپ سے مل لیں گے تو یہ بھی قابل افسوس بات ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ کہ میرے علم میں یہ بات بھی آئی ہے کہ جناب محمد بشارت راجا! شاید وہ کل نہیں آ رہے اور آپ اس کو ذرا reconfirm کر لیں کیونکہ ہم نے جن کے ساتھ بات کرنی ہے تو اس حساب سے ہم آئیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 750 ہے، جواب پڑھا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب صہیب احمد ملک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: ریسکیو 1122 سنٹر بھیرہ کی بلڈنگ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***750: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ریسکیو1122 سنٹر تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے اس کی تعمیر کے لئے موجودہ مالی سال 19-2018 میں کتنا بجٹ مختص کیا گیا اور عمارت کی تعمیر کب سے روک دی گئی ہے؟

(ب) کیا حکومت اس عمارت کو جلد از جلد مکمل کرنے، ایمبولینس اور عملہ ودیگر متعلقہ سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) جی ہاں!یہ درست ہے کہ ریسکیو1122 تحصیل بھیرہ کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے اور اب تک بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ نے اس کی تعمیر پر ایک کروڑ چوون لاکھ روپے خرچ کئے جبکہ باقی ماندہ کام بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے فنڈز کی ضرورت کے مطابق جلد مکمل کر لیا جائے گا۔

(ب) جی ہاں!حکومت اس عمارت کا باقی ماندہ کام مکمل کر کے جلد ہی تمام سہولیات فراہم کرنے کا مکمل ارادہ رکھتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!سوال میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ ریسکیو1122 سنٹر تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے؟ اس کی تعمیر کے لئے موجودہ مالی سال 19-2018 میں کتنا بجٹ مختص کیا گیا؟

جناب سپیکر!جواب میں ہے کہ اب تک بلڈنگز ڈیپارٹمنٹ نے اس کی تعمیر پر ایک کروڑ54لاکھ روپے خرچ کئے یعنی ریسکیو1122 سے پوچھا یہ گیا کہ19-2018 میں جو بجٹ مختص کیا گیا وہ amount بتائیں اور ماشاء اللہ جواب وہ دے رہے ہیں کہ اب تک یعنی فرض کریں کہ وہ تین سال سے کام ہو رہا ہے تو انہوں نے تین سال میں جو خرچ ہوا ہے وہ ایک کروڑ54لاکھ روپے بتا دیا اور افسوس یہی ہے کہ معزز ممبران چاہے وہ حکومت سے ہوں یا اپوزیشن سے، بڑی محنت سے سوالات تیار کرتے ہیں لیکن محکمہ ان کو جس طرح سے treat کرتا ہے یہ بڑی باریکی سے اس کی ایک مثال ہے کہ اتنی زحمت گوارہ نہیں کرتے کہ19-2018 کی figure لکھ دیتے۔

جناب سپیکر! تین سال کی بتانے کی ضرورت نہیں تھی 19-2018 کی figure آجاتی اور معزز ممبر کی تسلی ہو جاتی اور پھر یہ بھی پتا چل جاتا کہ اس سنٹر کی تعمیر روک دی گئی ہے۔ اب چونکہ مجھے پتا نہیں ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ 19-2018 میں کوئی بجٹ مختص نہ کیا گیا ہے جو کہ مفروضے پر بات کر رہا ہوں۔ اگر 19-2018 میں کوئی بجٹ نہیں ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس سنٹر کی تعمیر رُک گئی ہے اور اگر کوئی بجٹ ہے تو ہم analysis کر سکیں کہ پچھلے دو سالوں میں یا ایک سال میں کتنا بجٹ خرچ ہوا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! بہت relevant question ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر کی observations درست ہیں۔ 19-2018 کے متعلق انہوں نے پوچھا تھا تو ہمیں اس کے exact figures دینے چاہئیں تھے لیکن انہوں نے خود ہی فرمایا اور کہا کہ مفروضہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شاید nil ہو تو آپ کا وہ مفروضہ درست ہے کہ اس سال allocation نہیں ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چونکہ میرا حلقہ نہیں ہے معزز ممبر جن کا یہ حلقہ ہے تو ان کا یہ سوال بہت اہم ہے اور میں اب Chair سے مخاطب ہوں کہ میں پچھلے چھ ماہ سے دیکھ رہا ہوں کہ جناب سپیکر جناب پرویز الہیٰ اور یہاں پر کچھ وہ ممبران جو اس دور میں ق لیگ میں شامل تھے کہ چھ ماہ سے ریسکیو 1122 کی بات کرتے ہیں اور ان کا credit درست ہے۔

جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ درست ہے لیکن چھ ماہ سے جب بھی کوئی بات ہوتی ہے تو وہ ریسکیو 1122 کا credit لینے کے لئے بات کرتے ہیں تو میں کہوں گا کہ out of proportion بھی بعض دفعہ اس کی بات کرتے ہیں لیکن اب یہ بھیرہ کے سنٹر کے ساتھ پنجاب حکومت نے یہ کیا ہے کہ اس کے لئے 19-2018 کے بجٹ میں zero allocation رکھی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس علاقہ کے لوگوں کے لئے بھی قابل افسوس بات ہے اور جو pioneer ہیں ان کے لئے بھی۔ اگر یہاں جناب پرویز الہیٰ ہوتے تو شاید میرا سوال اور طرح سے

ہوتا لیکن چونکہ وہ یہاں پر موجود نہیں ہیں تو میں صرف اس پر افسوس کا اظہار ہی کر سکتا ہوں اور پنجاب حکومت کی اس پالیسی کی نرم الفاظ میں مذمت ہی کر سکتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ مجھ سے بہتر یہ بات سمجھتے ہیں کہ موجودہ حکومت نے آٹھ ماہ کا بجٹ دیا ہے کیونکہ چار ماہ کا پہلا بجٹ نگران حکومت نے دیا تھا تو محدود وسائل ہونے کے باعث ہم اس سال allocation نہیں کر سکے لیکن میرے قابل احترام بھائی نے جو فرمایا اس پر سوالیہ نشان یہ آتا ہے کہ یہ عمارت پچھلے تین یا چھ مہینے میں شروع نہیں کی گئی بلکہ یہ آپ کے دور میں شروع ہوئی تھی اور آپ کے دور میں اس کو مکمل ہونا تھا چونکہ دوسری گورنمنٹ جس طرح آپ نے خود فرمایا کہ جناب پرویز الٰہی کا یہ initiative تھا تو اس initiative کو آپ اس طرح آگے لے کر نہیں چلنا چاہ رہے تھے کہ جس طرح اس کو آگے چلنا چاہئے تاکہ ماضی میں اس کی allocation کم رہیں اور آپ کی حکومت اس کو کم پیسے دیتی رہی لیکن I assured you کہ بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے اور ہم نے صرف اس کو functional کرنا ہے تو انشاء اللہ اگلے مالی سال میں یہ functional ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! آپ اس کا credit جلد از جلد لے لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، انشاء اللہ

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! وزیر اطلاعات وفاقی حکومت کا ہو یا پنجاب حکومت کا اسے ہم اپوزیشن عموماً "وزیر غلط بیانیہ" بھی کہتے ہیں لیکن مجھے آج افسوس ہے کہ وزیر قانون کو مجھے "غلط بیانیہ" کا لقب دینا پڑ رہا ہے کہ جناب پرویز الٰہی نے اس ریسکیو 1122 کو شروع کیا ابھی کل میں وزیر قانون کی خدمت میں facts and figure پیش کروں گا کہ اُس کے بعد جب ہماری حکومت آئی میں facts کے ساتھ کل بتاؤں گا اگر آپ نے اجازت دی کہ جب جناب پرویز الٰہی کی حکومت ختم ہوئی تو ریسکیو 1122 کے کتنے سنٹرز تھے اور میاں محمد شہباز شریف کی حکومت نے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سوال ڈال دیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں ویسے ہی بتا دوں گا تو وزیر قانون نے انتہائی غلط بیانی سے کام لیا ہے کہ اُس کے بعد ہم نے اُس پر کوئی کام نہیں کیا۔ ہم نے پنجاب کے جو 122 تحصیل سنٹرز ہیں ہر تحصیل کے اندر۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سوال ڈال دیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آخری سوال کر لیں اور آپ جو بتا رہے ہیں اُس پر سوال ڈال دیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے جب اس کے اوپر وزیر قانون نے یہ مان لیا کہ 19-2018 میں اس کی zero allocation تھی تو جب zero allocation ہو تو کام رُک جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اب یہ میرا آخری سوال ہے کہ سوال کے جز (الف) میں ہے کہ عمارت کی تعمیر کب روک دی گئی؟ اب اس کا جواب ذرا پڑھ لیں۔ اس کا جواب ہاں میں نہیں ہے کہ روک دی گئی بلکہ وہی گول مول جواب کہ مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جلد مکمل کر لیا جائے گا۔ یہ بڑا specific سوال ہے کہ یہ کب روک دی گئی۔ اس سوال کا جواب یہاں نہیں دیا گیا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ انہوں نے لفظ غلط بیانی کا استعمال کیا میں اس میں کہنا نہیں چاہ رہا اس میں ان کا اپنا ظرف ہے لیکن میں نے categorically کہا ہے کہ اس سال allocation نہیں تھی، بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے liabilities clear ہونے ہیں، ہم اُس کی liabilities clear کر دیں گے لیکن میں تھوڑا سا یہ زور دے کر کہنا چاہوں گا کہ بیگانی شادی

میں عبداللہ دیوانہ یہ سوال کسی کا تھا آپ کو پورا علم نہیں تھا کیونکہ آپ اپنا سوال تو کرتے نہیں ،لوگوں کے سوالوں پر آپ on his behalf شروع کر دیتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا وزیر قانون کے ساتھ ساتھ پارلیمانی منسٹر امور کے منسٹر بھی ہیں لیکن ان کو پارلیمانی روایات کا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ان کے حلقے سے متعلقہ سوال نہیں ہے۔۔۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ تشریف رکھیں محترمہ کو بات کر لینے دیں۔ وہ بھی آپ کی پارٹی سے ہیں۔ آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! آپ بیٹھ جائیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے جواب دینے دیں یہ قانون و پارلیمانی امور کے منسٹر ہیں لیکن انہیں پارلیمانی روایات کا پتا نہیں ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! اصل میں حقیقت یہ ہے کہ اسی جگہ میں دو terms ایسے ہیں جو میں اپوزیشن میں گزار چکا ہوں اور سوال کی spirit کو سمجھتا بھی ہوں اور میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں جو معزز ممبر اپنے حلقے کا سوال کرنے والا ہوتا ہے اُس کو اُس معاملے کا صحیح پتا ہوتا ہے اور یہ جو ایک قِسم ہے کہ on his behalf خود کوئی کام نہیں کرنا، کوئی research نہیں کرنی بغیر تیاری آکر ان کو کیا پتا، جس نے اُس حلقے کا سوال کیا ہے وہ صحیح ضمنی سوال کرتا ہے یہ جو on his behalf یہاں پر class پیدا ہوئی ہے، یہ on his behalf، یہ on his behalf۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ بات کر لیں۔

MS USWAH AFTAB: Mr Speaker! Thank you, thank you.

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے ایک بات کر لینے دیں۔ یہ سب سے تجربہ کار سینئر ممبر کا یہ حال ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! اب آپ تشریف رکھیں! وہ محترمہ بہت دیر سے کھڑی ہوئی ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس معزز ممبر کو آپ اجازت دے رہے ہیں کہ اُس کا یہ حال ہے سب سے سینئر ممبر نے ان سے سرٹیفکیٹ لینا ہے۔ آپ کے ہاتھ میں سرٹیفکیٹ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گی وہ ڈاکٹر رضوان بیٹھے ہیں I have been working with the government for the past two years میں آپ سے ہی بات کروں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! تشریف رکھیں۔ بہت مہربانی

MS USWAH AFTAB: Mr Speaker! Every project has stages to it and budgets to it.

جناب سپیکر! اس قسم کے vague سوالوں کے vague جوابات ہم میں سے کسی کو بھی منظور نہیں ہے وہ ڈاکٹر بیٹھا ہے He has been taking care of the projects since Parvez Elhai Sahib tenure اور ہم نے کتنا add کیا اور کتنا نہیں کیا وہ سب کچھ available ہے اگر آپ کہیں تو ہم دوبارہ اس کو بہتر سوال کے طور پر ڈال دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے جناب سمیع اللہ خان کو یہی کہا ہے کہ آپ ایک سوال put کر دیں اور سوال کا جواب آجائے گا اور اگر ضمنی سوال کرنا چاہیں تو کر لیجئے گا۔

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب سپیکر! perfect لیکن اتنے vague جواب This is a not acceptable.

MR DEPUTY SPEAKER: That is the way. You should put a fresh question.

محترمہ اسوہ آفتاب: جناب سپیکر! لیکن بڑے vague جوابات آتے ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: We will take it before.

MS USWAH AFTAB: Mr Speaker! It doesn't work like that.

MR DEPUTY SPEAKER: We make sure that we will take it before.

جی، اگلا سوال چودھری افتخار حسین کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! سوال نمبر 752 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: بصیرپور منڈی احمد آباد اور حویلی لکھا میں ریسکیو 1122 سروس کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*752: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بصیرپور، منڈی احمد آباد اور حویلی لکھا تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں ریسکیو 1122 ایمبولینس سروس نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کسی بھی حادثہ یا ایمرجنسی کی صورت میں 80 کلو میٹر دور اوکاڑہ یا دیپالپور جانا پڑتا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ شہروں کو ریسکیو 1122 ایمبولینس سروس فراہم کرنے اور دفاتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) جی نہیں۔یہ درست نہیں ہے۔

تحصیل دیپالپور میں باقاعدہ ریسکیو1122 ایمبولینس سروس موجود ہے جبکہ بصیرپور، منڈی احمد آباد اور حویلی لکھا میں ریسکیو1122 کی پیشنٹ ٹرانسفر ایمبولینس سروس موجود ہے۔

(ب) جی، نہیں۔یہ درست نہیں ہے کیونکہ مذکورہ بالا شہروں میں پیشنٹ ٹرانسفر ایمبولینس سروس مہیا کی جارہی ہے جس سے کسی بھی حادثہ یاایمرجنسی کوڈیل کیاجاتا ہے۔

(ج) جی ہاں!حکومت حویلی لکھا میں ریسکیو1122 کا دفتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس سلسلے میں ایک منصوبہ اگلے مالی سال میں شامل کرنے کی تجویززیر غور ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر!میرا آپ کی اجازت سے جز (الف) ہے۔میں کہتا ہوں کہ اس کا جوابtotallyغلط دیا گیاہے لیکن میں ضمنی سوال میں کہتاہوں کہ مجھے بتادیں گے کہ بصیرپور منڈی احمد آباد اور حویلی لکھامیں ریسکیو1122 کے دفاتر کس کس جگہ پر موجود ہیں یا عملہ کس جگہ پر بیٹھ کرکام کررہاہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! تحصیل دیپالپور میں باقاعدہ ریسکیو1122 ایمبولینس سروس موجود ہے لیکن بصیرپور، منڈی احمد آباد اور حویلی لکھاپرpatient transferکی سہولت موجود ہے جس کا جواب دے دیا گیاہے وہاں پر دفاتر نہیں ہیں بلکہpatient transferکی سہولت دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر!Noمیں ابھیclearنہیں ہوں۔میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ بصیرپور، منڈی احمد آباد اور حویلی لکھا تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں ریسکیو1122 ایمبولینس سروس نہ ہے؟

جناب سپیکر! یہ میرا سوال ہے اور اس کا جواب ہے۔ جی، نہیں یہ درست نہیں ہے تو میری گزارش یہ ہے واقع ہی ریسکیو 1122 کی وہاں پر دفاتر بلڈنگ عملہ یا سروس موجود نہیں ہے جس کا ذکر وزیر قانون کر رہے ہیں یہ اُن کا partial portion ہے۔Patient کو شفٹ کرنے کا اعزاز بھی سابقا وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کو جاتا ہے کہ جو سرکاری ہسپتالوں کی ایمبولینسز تھیں اُن کو ریسکیو1122 کے underلا کے اُس کے through کام کیا جا رہا ہے اس میں کہوں گا کہ ڈیپارٹمنٹ نے وزیر قانون کو غلط گائیڈ کیا ہے وہاں پر سروس ہے، دفاتر ہیں اور نہ ہی عملہ ہے اس پر مجھے clear کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں پہلے بھی وضاحت کر چکا ہوں کہ وہاں پر ریسکیو1122 کی ایمبولینس سروس نہیں ہے patient transfer service موجود ہے میں نے بھی وہی کہا ہے جو معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ وہاں پر ریسکیو1122 کی ایمبولینس سروس نہیں ہے patient transfer service کی اضافی سہولت وہاں پر فراہم کی جا رہی ہیں اور وہی ہم نے جواب میں تحریر کیا ہے۔

چوہدری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میں معذرت کے ساتھ جو بات معزز منسٹر صاحب on the floor of the House کہہ رہے ہیں یا وہ ٹھیک ہے جو آپ نے مجھے لکھ کر دے دیا ہے یہ ٹھیک ہے دونوں میں سے ایک بات ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر! بات وہ ٹھیک ہے جو آپ on the floor of the House کہہ رہے ہیں اور مجھے جو تحریری طور پر دیا گیا ہے وہ بات غلط لکھی ہوئی ہے لیکن میں آپ کی بات مان لیتا ہوں میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا آئندہ مالی سال جو next ADP میں بصیر پور جو کہ central place ہے موجودہ حکومت وہاں ریسکیو 1122 کی باقاعدہ سروس کے آغاز کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس سلسلے میں ابھی فیصلہ نہیں ہوا لیکن یہ تجویز زیر غور ضرور ہے لیکن ابھی حتمی فیصلہ نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اسی سوال پر؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جی، یہ اسی سے متعلقہ ہے۔ پچھلے اجلاس میں یہ میرا سوال تھا اور منسٹر صاحب نے on the floor of the House commitment کی تھی۔ ہر وقت تو سوال نہیں دیا جا سکتا۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، جناب محمد ارشد ملک! اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ویلکم۔ میرا آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ پچھلے اجلاس میں منسٹر صاحب نے on the floor of the House وعدہ کیا تھا کہ ریسکیو 1122 کمیر کا PC-1 approved ہے۔

جناب چیئرمین! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس کو شامل کر لیا گیا ہے اور کب تک وہ مکمل کر دیں گے؟

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ اس کا fresh question کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میرا پچھلی دفعہ یہ سوال تھا اور منسٹر صاحب نے اس پر commitment کی تھی۔

جناب چیئرمین: وہ تو پچھلی دفعہ سوال تھا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! وہ میرا سوال تھا۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! جس سوال کا میں جواب دے رہا تھا وہ ضلع اوکاڑہ سے متعلق تھا اور وہ معزز ممبر چودھری افتخار چھچھر حسین کا تھا۔ میرے محترم بھائی ساہیوال کا پوچھ رہے تھے تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ یہ اگلی ADP میں شامل ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: اب اگلا سوال لیا جاتا ہے۔۔۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! میرا ایک اہم پوائنٹ ریسکیو1122 کے بارے میں ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ وقفہ سوالات کے بعد کر لیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! پھر ریسکیو1122 کے افسران چلے جائیں گے اور میرا ان سے متعلق ہی مسئلہ ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ریسکیو1122 کے افسران کو روک لیا جائے کہ وہ وقفہ سوالات کے بعد نہ جائیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! ریسکیو1122 کے افسران نہیں جائیں گے آپ وقفہ سوالات کے بعد بات کر لیں۔ اگلا سوال نمبر753 جناب غلام رضا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب عطاء الرحمٰن کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب عطاء الرحمٰن: جناب چیئرمین! سوال نمبر760 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خانیوال: ریسکیو1122 سنٹر جہانیاں
میں سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*760: **جناب عطاء الرحمٰن:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جہانیاں (ضلع خانیوال) میں ریسکیو1122 کا سنٹر 7 کروڑ روپے کی لاگت سے بنایا گیا ہے یہ سنٹرل پوائنٹ پر واقع ہے جو کہ تین اضلاع ملتان، وہاڑی اور خانیوال کو سہولیات فراہم کرتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ خطیر رقم سے تعمیر کردہ سنٹر کے باوجود یہاں پر عارضی طور پر ایمبولینس خانیوال سے بھجوائی گئی ہے اسی طرح عملہ اور دیگر اشیاء فراہم نہیں کی گئیں اس سنٹر کے لئے ابھی تک کوئی ایمبولینس اور دیگر سامان خرید نہیں کیا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت یہاں پر مستقل طور پر ایمبولینس مع عملہ اور دیگر ضروری سامان فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) جی ہاں! یہ ردست ہے کہ ریسکیو1122 جہانیاں سنٹرل پوائنٹ پر واقع ہے لیکن اس کی تعمیر پر سات کروڑ کی بجائے ایک کروڑ سولہ لاکھ پچاس ہزار روپے کی لاگت آئی ہے جس کا منصوبہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے بنایا اور منظور کیا تھا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ عملہ وسامان نہ ہونے کی وجہ سے ریسکیو1122 نے اپنے وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اس سٹیشن کو عارضی طور پر فنکشنل کیا چونکہ مذکورہ بالا سنٹر میں ایمبولینس، عملہ اور دیگر سامان سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی جانب سے فراہم نہ کیا گیا۔

(ج) جی ہاں! حکومت یہاں مستقل طور پر ایمبولینس مع عملہ اور دیگر سامان فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس کے لئے منصوبہ بندی کے تحت موجودہ سالانہ ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت جلد ہی ایمبولینس اور دیگر سامان فراہم کر دیا جائے گا جبکہ عملہ اپنی ایمرجنسی ٹریننگ مکمل کرنے کے بعد پہلے ہی اس علاقے میں اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب عطاء الرحمٰن: جناب چیئرمین! انہوں نے کہا ہے کہ 7 کروڑ کی بجائے یہ ایک کروڑ16 لاکھ روپے کا منصوبہ تھا جبکہ یہ منصوبہ 7 کروڑ روپے کا ہی تھا، بلڈنگ کا ایک کروڑ اور کچھ لاکھ روپے کا تھا۔ باقی اس کے لئے ایمبولینس، فائر بریگیڈ وغیرہ کے پیسے تھے جو ابھی تک نہیں آئے۔

جناب چیئرمین! میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کب تک مکمل ہو گا یہ اس کا time limit دے دیں کیونکہ already پیسے ان کے پاس جا چکے ہیں؟ یہ ایک میگا پراجیکٹ تھا جو ابھی تک incomplete پڑا ہوا ہے یہ ہمارا بہت بڑا مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور/ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/ داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ یہ منصوبہ سٹی ڈسٹرکٹ نے بنایا تھا جس کی لاگت ایک کروڑ16 لاکھ50 ہزار روپے تھی۔ یہ رقم اس پر خرچ ہوئی ہے، حکومت اس کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کو مکمل کیا جائے گا۔

جناب عطاالرحمٰن: جناب چیئرمین! یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا منصوبہ نہیں تھا بلکہ پنجاب گورنمنٹ کا منصوبہ تھا۔ یہ تحصیل جہانیاں کے لئے میگا پراجیکٹ تھا لہٰذا یہ اس کی انفارمیشن ٹھیک کروالیں۔

جناب چیئرمین: وزیر قانون کی طرف سے assurance آگئی ہے کہ یہ منصوبہ مکمل جائے ہو گا۔

جناب عطاء الرحمٰن: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب سے کوئی time frame تو لے دیں کہ یہ کب تک مکمل ہو گا؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور/ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/ داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! اس علاقے میں صورتحال یہ ہے کہ ایمبولینس سروس اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہے لیکن یہ جو particular منصوبے کا پوچھ رہے ہیں میں اِس وقت time frame نہیں دے سکتا لیکن انشاء اللہ تعالیٰ اسی مالی سال میں اس کو مکمل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اگر کوئی

فرق رہا یا مزید رقم اس کے لئے درکار ہوئی تو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ مالی سال میں اس کو مکمل کر لیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال جناب محمد وارث شاد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! سوال نمبر 810 ہے، جواب پڑھا تصور ہوا کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب: ریسکیو 1122 کے سنٹرز کی تعداد اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

***810: جناب محمد وارث شاد:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خوشاب میں ریسکیو 1122 کے کتنے سنٹر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) اس ضلع میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان میں سے کتنے مستقل اور کتنے کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ خوشاب کے علاوہ صوبہ کے دیگر اضلاع میں اس سروس کے ملازمین کو مستقل کر دیا گیا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں کیا حکومت ضلع خوشاب میں ریسکیو 1122 کے عارضی / کنٹریکٹ ملازمین کو بھی جلد از جلد مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) ضلع خوشاب میں ریسکیو 1122 کا ایک ہی سنٹر قائم ہے جو کہ خوشاب سٹی میں واقع ہے۔

(ب) ضلع خوشاب میں اس وقت 172 ملازمین کام کر رہے ہیں جن میں سے 64 مستقل ہیں جبکہ 108 ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔

(ج) پنجاب گورنمنٹ کے نوٹیفکیشن مورخہ 2009-10-14 کے مطابق پنجاب ایمرجنسی سروس کے تمام ملازمین جو کہ اس وقت سروس میں موجود تھے کو مستقل کر دیا گیا تھا۔ باقی ملازمین بشمول ضلع خوشاب کے ملازمین کو مستقل کرنے کا معاملہ محکمہ داخلہ میں زیر تکمیل ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں اس سلسلے میں وزیر قانون سے یہ عرض کروں گا، یہاں ریسکیو 1122 کا سٹاف بھی بیٹھا ہے میں نے ریسکیو 1122 کے جوابات دیکھیں ہیں انہوں نے یہ سارے کے سارے جوابات غلط دیئے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میری بات سن لیں۔ میرا سوال یہ تھا کہ ضلع خوشاب میں ریسکیو 1122 کے کتنے سنٹرز کہاں کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا ہے کہ ضلع خوشاب میں ریسکیو 1122 کا ایک ہی سنٹر قائم ہے جو کہ خوشاب سٹی میں واقع ہے۔

جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں یہ عرض کردوں کہ خوشاب سٹی کا سنٹر اور ریسکیو 1122 یہ ایسا منصوبہ تھا جس کو ہماری قیادت نے day one سے appreciate کیا تھا اور اس کو آگے لے کر چلے تھے۔ ہمارے ہاں خوشاب میں اس وقت چار سنٹر complete ہیں۔ خوشاب سٹی، نوشہرہ، قائدآباد اور نور پور تھل جو میری تحصیل ہے۔

جناب چیئرمین! ان چاروں سنٹرز میں اس وقت arrangements ہو رہی ہیں اور ملازمین ڈیوٹی بھی دے رہے ہیں۔ یہاں محکمے کے لوگ بیٹھے ہیں اور میں حیران ہوں کہ جو پچھلے سوالوں کی طرح جوابات دیئے گئے اس سوال میں بھی وہی حشر کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ سارے کا سارا سنٹر۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! آپ سوال کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں سوال کرتا ہوں، ذرا آرام سے، کوئی بات نہیں ہے۔ ابھی آپ تشریف لائے ہیں ابھی بڑا لمبا ٹائم ہے۔

جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب کے گوشگزار کرنا چاہتا ہوں کہ یہ وزیر اعلیٰ کا ڈیپارٹمنٹ ہے تو اس کو نوٹس کریں کہ یہ اس قسم کے جوابات کیوں دے رہے ہیں؟

جناب چیئرمین! انہوں نے کہا ہے کہ اس وقت 172 ملازمین کام کر رہے ہیں جن میں سے 64 مستقل ہیں اور 108 ملازمین contract پر کام کر رہے ہیں۔ اگلے جز میں انہوں نے کہا کہ 14-10-2009 میں کچھ ملازمین regularize ہو گئے اور بقایا اسی طرح کنٹریکٹ پر چل رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میرا اگلا سول یہ ہے کہ یہ لوگ بڑا اچھا کام کر رہے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ ریسکیو 1122 جو ہے، یہاں اگر چودھری صاحب بیٹھے ہوتے کیونکہ یہ ڈیپارٹمنٹ ان کا baby ہے تو ہم زیادہ comfortable ہوتے لیکن مجھے امید ہے کہ آپ بھی کوئی احکامات صادر کریں گے کیونکہ یہ پورے پنجاب میں بڑا کامیاب گیا ہے تو اس میں میرا سوال یہ ہے کہ۔۔

جناب چیئرمین: سوال ابھی تک نہیں آرہا ہے۔ Please come to the question

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میں سوال کی طرف ہی تو آرہا ہوں اور کدھر جا رہا ہوں؟ آپ پریشان ہو جاتے ہیں۔ یہ ملازمین جو 2009 میں regularize ہو گئے ہیں بقایا ملازمین کو کب تک regularize کر دیا جائے گا؟ اس میں کوئی financial aspect بھی اس طرح نہیں ہے یہ already کام کر رہے ہیں اور ان کو regularize کرنے کے لئے یہاں منسٹر صاحب commitment دے دیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! ان کو regularize کیا جائے گا اور already ہوم ڈیپارٹمنٹ میں اس پر consideration ہو رہی ہے۔ اس کا time frame تو نہیں ہے لیکن یہ ensured ہے کہ ان کو regularize کیا جائے گا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! 2009 بلکہ اس سے پہلے سے ملازمین کام کر رہے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! کیا آپ ضمنی سوال کر رہے ہیں؟

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! یہ میرا ضمنی سوال ہے اس پر جواب تو صحیح آنے دیں۔ مجھے اس کا جواب چاہئے۔ نو دس سال ہوگئے وہاں ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں اور منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم وعدہ نہیں کرسکتے کہ ان کو کب permanent کریں گے۔

جناب سپیکر! یہ یہاں commitment کریں کیونکہ contract پر کام کرتے ہوئے لوگوں کو دس سال ہوگئے ہیں یہ تو against natural justice ہے کہ وہ نو، دس سالوں سے کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔ کنٹریکٹ ملازمین کو تو کسی وقت بھی kick out کیا جاسکتا ہے۔ جن لوگوں نے نو، دس سال کام کیا ہے ان کے بارے میں منسٹر صاحب یہاں categorically statement دیں کہ ہم فلاں تاریخ تک ان کو regularize کرکے اسمبلی میں پیش کریں گے۔ آپ اس پر رولنگ دیں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! ان کو regularize کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: وزیر قانون کی طرف سے assurance آگئی ہے۔ شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ فردوس رعنا کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں!

محترمہ فردوس رعنا: جناب چیئرمین! سوال نمبر 820 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی زیر تعمیر عمارت اور بچوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*820: **محترمہ فردوس رعنا:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو فیصل آباد میں بچوں کی تعداد اور ملازمین کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو فیصل آباد کی عمارت جو کہ زیر تعمیر ہے اس کی صورتحال کیا ہے اور کب تک مکمل ہو جائے گی؟

(ج) میس چلانے کا طریق کار کیا ہے؟

(د) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو فیصل آباد کی موجودہ عمارت کا کتنا کرایہ ہے اور کون ادا کر رہا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو فیصل آباد میں بچوں کی تعداد 53 ہے جس میں روزانہ کی بنیاد پر اضافہ اور کمی ہوتی رہتی ہے کیونکہ ریسکیو اور reunification کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور ملازمین کی تعداد 56 ہے جو کہ بچوں کے ساتھ مختلف شفٹوں میں اپنے فرائض انجام دیتے ہیں۔

(ب) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو فیصل آباد کی عمارت کے لئے کل 198.547 ملین کی رقم مختص ہے۔ اب تک 92 ملین کی رقم جاری کی گئی ہے اور تمام 92 ملین استعمال ہو چکا ہے۔ اس وقت ادارے کا ایڈمن بلاک، سکول بلاک، ایک ہاسٹل، اور رہائشی بلاک کے ڈھانچہ کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ فنڈز کی دستیابی کے بعد سکیم کے مکمل ہونے کی تفصیلات بتائی جا سکتی ہیں۔

(ج) رہائش پذیر بچوں کا میس مینیو نیشنل انسٹیٹیوٹ آف فوڈ سائنس اینڈ ٹیکنالوجی فیصل آباد سے پنجاب کے تمام چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے لئے تیار کروایا ہے جو کہ ابھی ٹرائل کی بنیاد پر لاگو کر رہے ہیں اور اس مینیو کے مطابق چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو میں موجود باورچی رہائش پذیر بچوں کے لئے کھانا تیار کرتے ہیں۔

(د) اس وقت چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو فیصل آباد کی عمارت کا کرایہ 375,100 روپے ماہانہ ہے۔ جو کہ بلڈنگ اسیسمنٹ کے بعد طے کیا گیا ہے اور یہ حکومت پنجاب ادا کرتی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فردوس رعنا: جناب چیئرمین! میرے ایک دو ضمنی سوالات ہیں جو میں منسٹر صاحب سے کرنا چاہتی ہوں۔ میں اس جواب سے بڑی satisfied ہوں۔ میں فیصل آباد سے belong کرتی ہوں میں پوچھنا چاہوں گی کہ اس چائلڈ پروٹیکشن بیورو کو وہاں کون monitor کرتا ہے؟

جناب چیئرمین! دوسرا سوال یہ ہے کہ وہاں بچوں کی تعداد 53 ہے جبکہ ملازمین 56 ہیں اس variation کا مجھے پتا بھی ہے لیکن میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس کی monitoring کیسے ہوتی ہے اور کب کی جاتی ہے؟

جناب چیئرمین! ایک اور میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو بلڈنگ ہے جس کا کرایہ پنجاب حکومت دے رہی ہے وہ بلڈنگ کب تک complete ہو جائے گی تاکہ اس کرایہ سے چھٹکارہ حاصل ہو؟ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! چائلڈ پروٹیکشن بیورو فیصل آباد میں بچوں کی تعداد بڑھتی اور کم ہوتی رہتی ہے بلکہ سارے اداروں میں ایسا ہوتا ہے کہ کہیں پر بچے بعض اوقات زیادہ آجاتے ہیں اور بعض اوقات بچے وہاں سے نکل بھی جاتے ہیں تو اس لئے اس تعداد میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہاں پر بلڈنگ incomplete ہے تو اس کی تفصیل بتادی ہے اور ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس بلڈنگ کو complete کیا جائے چونکہ ہم مراحلہ وار ان کرائے کی عمارتوں سے نکلنا چاہتے ہیں اس لئے اس بلڈنگ کو مکمل کرنے کے لئے اقدامات کئے جارہے ہیں، جہاں تک کھانے کے متعلق کہا گیا تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ آج تک ہمیں کوئی complaint موصول نہیں ہوئی کہ وہاں پر غیر معیاری کھانا دیا جاتا ہے یہ نہ صرف فیصل آباد بلکہ کہیں سے بھی اس بارے میں کبھی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔ بلڈنگ کی assessment اور جو انہوں نے کرایہ کا فرمایا تھا اس کی بھی تفصیل دے دی گئی ہے لیکن میں محترمہ کو یقین دلاتا ہوں کہ ابھی حال ہی میں محکمہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں نئی تعیناتی بھی ہو رہی ہیں اور گورنمنٹ کا بھی یہ concern ہے کہ اس

ادارے کو جس مقصد کے تحت قائم کیا گیا تھا اس سے بہتر نتائج ملنے چاہئیں۔ انشاء اللہ اس کی بہتری کے لئے مزید اقدامات کئے جائیں گے۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: ابھی وقفہ سوالات چل رہا ہے اس کے بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! شکریہ۔ سوال نمبر 837 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ریسکیو 1122 کے ملازمین کا سروس سٹرکچر بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*837: **محترمہ شاہدہ احمد:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2004 میں ریسکیو 1122 کی بہترین سروس کی بنیاد رکھی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سروس کے ملازمین کا service structure نہ ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ریسکیو 1122 کے ملازمین کا سروس سٹرکچر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) 18-2017 تک ریسکیو 1122 کو فنڈنگ کہاں سے ہو رہی تھی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) یہ درست ہے کہ ریسکیو 1122 کا آغاز 2004 میں صوبائی دارلحکومت لاہور شہر سے ہوا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ پنجاب ایمرجنسی سروس کا سروس سٹرکچر تکمیل کے مراحل میں ہے اور اس وقت پنجاب ایمرجنسی کونسل میٹنگ کے ایجنڈا میں شامل ہے اور جیسے ہی وزیر اعلیٰ پنجاب جو کہ پنجاب ایمرجنسی کونسل کے چیئرمین بھی ہیں کونسل کی میٹنگ کا اجلاس طلب کر کے اس کی منظوری دیں گے تو تمام ملازمین کا سروس سٹرکچر نافذ کر دیا جائے گا۔

(ج) جی ہاں! حکومت ریسکیو 1122 کے ملازمین کا سروس سٹرکچر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اور پنجاب ایمرجنسی کونسل سے منظوری کے فوری بعد تمام ملازمین کا سروس سٹرکچر نافذ کر دیا جائے گا۔

(د) پنجاب ایمرجنسی سروس کو سال 18-2017 میں حکومت پنجاب کی طرف سے مجوزہ قواعد وضوابط کے تحت فنڈنگ مختص کی گئی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! میرے اس سوال کے جز(ب اور ج) کا جواب یہ ملا ہے، مطلب ابھی تک آپ کو پتا ہے کہ ریسکیو 1122 کو بنے ہوئے 14 سال ہو گئے ہیں اور آج تک اس کا service structure نہیں بنایا گیا اور حیران کن بات یہ ہے کہ 14 سالوں میں کسی کو بھی یہ خیال نہیں آیا کہ اس کا service structure ہونا چاہئے اور اللہ کا شکر ہے کہ تحریک انصاف کو یہ اعزاز حاصل ہوگا اور اب اس سال اس کا service structure بنایا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اب چونکہ ریسکیو 1122 کے جو ملازمین ہیں وہ یونیفارمز پہنتے ہیں تو کیا ان کی پرموشن سکیل وار کریں گے یا ranking wise کریں گے؟ آپ ان کی پروموشن کا کیا معیار بنائیں گے؟

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ بھی ہے کہ ہمارے جو بھی ملازمین ہیں، ریسکیو 1122 کے مختلف شعبے ہیں جیسا کہ خوطہ خور ہے، کلیریکل سٹاف ہے اور ان میں first aid والا ڈیپارٹمنٹ الگ ہے تو ان کے ڈیپارٹمنٹ کے حساب سے ان سب چیزوں کو کیسے adjust کریں گے؟

جناب چیئرمین! مجھے آپ سے یہ بھی پوچھنا ہے کہ جو لوگ جن کی نوکریوں کو دس دس، بارہ بارہ سال یا آٹھ آٹھ سال ہو چکے ہیں ان لوگوں کی ranking یا سکیل کو کیسے asses کریں گے؟

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں اس سے پہلے معزز ممبر جناب محمد وارث شاد کے سوال کے جواب میں یہ بات کہہ چکا ہوں کہ ان ملازمین کو مستقل کرنے کے لئے بھی اقدامات کئے جارہے ہیں اور اس ڈیپارٹمنٹ کے service structure کو قائم کرنے کے لئے اقدامات کئے جارہے ہیں۔ پنجاب ایمرجنسی کونسل کی میٹنگ ہونی ہے اس میں سے اس کی approval لے کر انشاءاللہ تعالیٰ یہ service structure آجائے گا اور جس طرح محترمہ نے فرمایا کہ اس کی بنیادیں کیا ہوں گی تو جو structure میٹنگ میں واضح کیا جائے گا اس کے مطابق انشاءاللہ تعالیٰ ان کی پروموشن ہوں گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! شکریہ۔ جیسے سوال میں میری بہن نے بتایا کہ 14 سال میں وہ گورنمنٹ کام نہ کر سکی جو تحریک انصاف کی گورنمنٹ کام کرنے جاری ہے تو وزیر صاحب بیٹھے ہیں اور ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر رضوان نصیر بھی بیٹھے ہیں تو میں آپ کے توسط سے ہاؤس کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو ریاست مدینہ ہے۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! یہ ضمنی سوال کریں۔۔۔

MR CHAIRMAN: Please come to the supplementary question.

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! چودھری ظہیر الدین حوصلہ بھی کیا کریں۔

MR CHAIRMAN: No, Address the Chair and come to the question, please.

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! یہ جو ریاست مدینہ میں تحریک انصاف کی گورنمنٹ ہے اور service structure کی بات ہو رہی ہے جو ساہیوال ضلع میں بندہ چوتھے گریڈ کا بھرتی ہوا اسے تین دفعہ ڈی جی خان اور فیصل آباد ٹرانسفر کر رہے ہیں۔ بارہویں گریڈ کا افسر جو ایک چھوٹا سا ملازم ہوتا ہے انہوں نے اس کا تین دفعہ دو مہینے میں تبادلہ کیا ہے۔ میری بات سن لیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، سوال کی طرف آئیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا بیٹھے ہیں۔ انہوں نے intervene کیا اور وہ تبادلہ کینسل کروایا اس کے بعد پھر تبادلہ کر دیا گیا تو میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ ریاست مدینہ ہے؟ ایک ڈرائیور، کانسٹیبل اور چھوٹے گریڈ کے ملازموں کا گھر سے دُور ٹرانسفر کر رہے ہیں تو کیا یہ نیا پاکستان بنائیں گے اور اس طرح ڈی جی خان اور فیصل آباد جا کر نیا پاکستان بنے گا۔۔۔

جناب چیئرمین: چلیں، اب آپ تشریف رکھیں۔ بہت شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئرمین! آپ بڑی مہربانی فرماتے ہیں، اجازت دے دیتے ہیں اور یہ ضمنی سوال پر سیاسی تقریریں شروع کر دیتے ہیں۔ اس میں ضمنی سوال کون سا آتا ہے؟ یہاں کوئی رولز ہیں اور ہاؤس کے decorum کا level ہوتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! ہم بھی سارے رولز جانتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، اگلا سوال محترمہ مسرت جمشید کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ مسرت جمشید: جناب چیئرمین! سوال نمبر 961 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے زیر انتظام اداروں سے متعلقہ تفصیلات

***961: محترمہ مسرت جمشید:** کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے زیر انتظام مختلف شہروں میں ادارے موجود ہیں اگر جواب ہاں میں ہے تو ان اداروں کی مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) بیورو نے جو ادارے بنائے ہیں ان کے لئے زمین خریدی گئی یا مخیر حضرات نے امداد کے طور پر دی یا حکومت نے فراہم کی ہے، تفصیل علیحدہ علیحدہ ادارے کے مطابق تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے لئے مالی سال 14۔2013 تا 18۔2017 کے بجٹ میں مختص رقم کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بیورو کے لئے اندرون ملک اور بیرون ملک سے مالی امداد ملتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو اب تک کتنی مالی امداد ملی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) جی ہاں! ان اداروں کی تفصیل درج ذیل ہے:

- **چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ لاہور:** سرکاری عمارت بمقام انگوری سکیم لنک شالیمار روڈ میں موجود ہے یہاں 369 بچے رہائش پذیر ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر کم یا زیادہ ہوتے رہتے ہیں۔
- **چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ فیصل آباد:** کرایہ کی عمارت بمقام مکان نمبر 15 گلی نمبر 2، ضیاء ٹاؤن نزد کشمیر پل کینال روڈ میں موجود ہے یہاں 53 بچے رہائش پذیر ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر کم یا زیادہ ہوتے رہتے ہیں۔
- **چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ گوجرانوالہ:** سرکاری عمارت بمقام کینال ویو ریسٹ ہاوس میں موجود ہے یہاں 107 بچے رہائش پذیر ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر کم یا زیادہ ہوتے رہتے ہیں۔
- **چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ سیالکوٹ:** سرکاری عمارت بمقام حسن پورہ میانہ پورہ مشرقی کیپٹل روڈ میں موجود ہے یہاں 45 بچے رہائش پذیر ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر کم یا زیادہ ہوتے رہتے ہیں۔
- **چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ راولپنڈی:** کرایہ کی عمارت بمقام مکان نمبر 123، مارکیٹ روڈ عقب ریسٹورنٹ مری روڈ لنک میں موجود ہے یہاں 51 بچے رہائش پذیر ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر کم یا زیادہ ہوتے رہتے ہیں۔
- **چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ ملتان:** کرایہ کی عمارت بمقام مکان نمبر 1۔A گلی نمبر 6، نیو شالیمار کالونی بوسن روڈ میں موجود ہے یہاں 41 بچے رہائش پذیر ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر کم یا زیادہ ہوتے رہتے ہیں۔

- **چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ بہاولپور:** سرکاری عمارت چک نمبر 84 بی سی میں موجود ہے یہاں 50 بچے رہائش پذیر ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر کم یا زیادہ ہوتے رہتے ہیں۔
- **چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ رحیم یار خان:** سرکاری عمارت بمقام منٹھار روڈ علی پور چک نمبر 112 تحصیل و ضلع رحیم یار خان میں موجود ہے یہاں 45 بچے رہائش پذیر ہیں جو کہ روزانہ کی بنیاد پر کم یا زیادہ ہوتے رہتے ہیں۔
- **چائلڈ پروٹیکشن یونٹ قصور:** سرکاری عمارت بمقام DC کمپلیکس میں موجود ہے۔
- **چائلڈ پروٹیکشن یونٹ ساہیوال:** سرکاری عمارت بمقام مین فرید ٹاون روڈ نزد ہائی سکیورٹی جیل خانہ جات میں موجود ہے۔

(ب) چائلڈ پروٹیکشن بیورو کی عمارات لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، بہاولپور اور رحیم یار خان میں مکمل ہیں اور زیرِ استعمال ہیں جبکہ سرگودھا، فیصل آباد، ساہیوال اور ڈیرہ غازی خان میں عمارات زیرِ تعمیر ہیں۔لاہور کی عمارت محکمہ اوقاف سے lease پر لی گئی ہے جبکہ گوجرانوالہ، سیالکوٹ، بہاولپور، رحیم یار خان، سرگودھا، فیصل آباد، ساہیوال اور ڈیرہ غازی خان کی تعمیر حکومتِ پنجاب کی زمین پر جاری ہے۔فیصل آباد، راولپنڈی اور ملتان میں ادارہ کرایہ کی عمارات میں کام کر رہا ہے۔

(ج) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے مختلف مالی سال کے بجٹ میں درج ذیل رقوم مختص کی گئی ہے۔

Budget Detail	2013-14	2014-15	2015-16	2016-17	2017-18	2018-19
Allocation	367.615	868.576	529.463	406.000	446.500	590.626
Supplementary	-	-	0.019	-	90.405	-
Total	367.615	868.576	529.482	406.000	536.905	590.626

(د) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب کو اندرونِ ملک یا بیرونِ ملک سے کوئی امداد نہیں ملتی۔ بیورو حکومتِ پنجاب کے فنڈز استعمال کرتا ہے البتہ مخیر حضرات اپنی خوشی سے کبھی کبھار بیورو کے بچوں کو تحائف یا کچھ نقدی بیورو کے ڈونیشن اکاؤنٹ میں جمع کروا دیتے ہیں، اس اکاؤنٹ کا موجودہ بیلنس 319,980 ہے جبکہ مختصر تفصیل درج ذیل ہے۔

دورانیہ	Debit	Credit
18.02.19-01.02.18	370,348	678,636

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مسرت جمشید: جناب چیئرمین! actually میں نے اس کا جواب پڑھا ہے۔
I am satisfied so I don't need to ask any supplementary question.

MR CHAIRMAN: Thank you very much. Question Hour is over now.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):
جناب چیئرمین! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور میں ڈولفن فورس اہلکاروں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*678: **جناب نصیر احمد:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اگست 2018 سے آج تک لاہور میں ڈولفن فورس کے جوانوں کی جانب سے بے گناہ شہریوں پر فائرنگ کے کتنے واقعات رپورٹ ہوئے ہیں؟

(ب) ذمہ داروں کے خلاف اب تک کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) تمام ڈویژنل DSPs ڈولفن اسکواڈ لاہور سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے۔اس کے مطابق ماہ اگست 2018 سے لے کر آج تک کسی بھی بے گناہ شہری پر ڈولفن سکواڈ لاہور کی جانب سے فائرنگ کرنے کا کوئی بھی وقوعہ رپورٹ نہ ہوا ہے البتہ مورخہ 03.11.2018 کو ڈولفن ٹیم نمبر 115 نے PPIC3 کی جانب سے نوٹ کروائی گئی 15 کی کال آئی کہ ایک نامعلوم شخص وحشیانہ انداز میں اپنے دستی چھرے سے حملہ کر رہا ہے اور بیچ بچاؤ کرنے والے افراد کو بھی اپنے چھرے سے زخمی کر رہا ہے متذکرہ بالا ٹیم موقع پر پہنچی تو مشیر ولد ندیم قوم جٹ سکنہ مکان نمبر 91/M سبزہ زار سکیم ملا جو

شدید مضروب تھا، نے بتایا کہ نامعلوم حملہ آور اس کو اور کئی دوسرے لوگوں کو شدید زخمی کر چکا ہے حملہ آور کا پیچھا کرنے پر اس نے بلا اشتعال کانسٹیبل مبشر علی ولد فقیر محمد پر اپنے دستی چھُرے سے جان سے مار دینے کی نیت سے حملہ کر دیا جس سے مذکورہ کانسٹیبل شدید مضروب ہو گیا تب اس نے حملہ آور کو روکنے کے لئے زمین پر فائر کئے جس سے نامعلوم حملہ آور اپنا دستی چھُرا الہراتا ہوا لیاقت چوک کی جانب بھاگ کھڑا ہوا۔ ڈولفن ٹیم نمبر 115 نے اس کو قابو کرنے کی نیت سے اس کے پیچھے دوڑ لگا دی کانسٹیبل مبشر شدید مضروب ہونے کے باوجود، اس کے پیچھے پیچھے تھا کہ اچانک اس نامعلوم حملہ آور نے اپنے دستی چھُرا سے کانسٹیبل مبشر پر دوبارہ حملہ آور ہونے کی کوشش کی تب مذکورہ کانسٹیبل نے اپنی جان بچانے کی غرض سے اپنے حق حفاظت خود اختیاری کے تحت اپنے سرکاری پسٹل سے حملہ آور مذکور پر فائر کئے جس سے وہ مضروب ہو کر گر پڑا اور موقع پر جاں بحق ہو گیا جس کے خلاف کانسٹیبل مبشر کی مدعیت میں مقدمہ نمبر 1243/18 مورخہ 03.11.2018 بجرم 324/186/353 ت پ تھانہ نواں کوٹ ضلع لاہور درج ہوا اور مورخہ 03.01.2019 کو ساقط چالان مرتب کیا گیا۔

(ب) کوئی وقوعہ نہ ہوا ہے اس لئے کسی کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی ہے۔

فیصل آباد ریجن میں اشتہاری ملزمان کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

***717: جناب علی اختر:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) فیصل آباد ریجن میں اشتہاری ملزمان کی تعداد کیا ہے؟

(ب) موجودہ RPO اور موجودہ CPO فیصل آباد کی تعیناتی کے دوران ضلع فیصل آباد میں کتنے اشتہاری ملزمان گرفتار ہوئے؟

(ج) موجودہ RPO فیصل آباد نے ریجن فیصل آباد کے مختلف اضلاع کے کتنے دورے کئے اور کتنی کھلی کچہریاں لگائیں؟

(د) موجودہCPOفیصل آباد کی تعیناتی کے دوران ضلع فیصل آباد میں گریڈ سترہ اور اس کے اوپر کے پولیس افسران نے سرکاری گاڑیوں میں پٹرول کی مد میں کتنے روپے خرچ کئے؟

(ہ) ہر گاڑی کی لاگ بک کے حساب سے پٹرول کی مد میں خرچ رقم کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بتائی جائے؟

(و) موجودہ RPOاور CPOکی تعیناتی کے دوران پولیس پٹرول پمپ پر تعینات پولیس ملازمین کے نام بتائیں؟

(ز) موجودہRPOاورCPOکی تعیناتی کے دوران پولیس پٹرول پمپ فیصل آباد کے لئے خریدے ہوئے پٹرول کی مقدار کیا ہے اورPSOسے خریدے گئے پٹرول کی مقدار کیا ہے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) 18460اشتہاری ملزمان ہیں۔

(ب) 3643اشتہاری ملزمان گرفتار ہوئے۔

(ج) 40دورے کئے اور چار کھلی کچہریاں لگائیں۔

(د) 1,09,87,371/-روپے خرچ ہوئے

(ہ) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) سب انسپکٹر فیاض حسین (انچارج)، کانسٹیبل یاسر عباس 5273(نائب)۔

(ز) 475,000لیٹر پٹرول، 415,000لیٹر ڈیزل890,000لیٹر صرف PSO سے ہی خریدا گیا ہے۔

ضلع اوکاڑہ: اڈانول پلاٹ میں ریسکیو1122 سنٹر کی بحالی سے متعلقہ تفصیلات

***753: جناب غلام رضا:** کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اڈانول پلاٹ ضلع اوکاڑہ میں ریسکیو1122 کا سنٹر تھا جو کہ بند کر دیا گیا ہے جبکہ اس جگہ سے ہسپتال اور بنیادی مراکز صحت کافی دور ہیں جس کی وجہ سے اس علاقہ کے مکینوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس سنٹر کو بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) جی، نہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔

اڈانول پلاٹ ضلع اوکاڑہ میں ریسکیو1122 کا سنٹر موجود ہے جو کہ نومبر 2017 سے آپریشنل ہے۔

(ب) جی ہاں! حکومت مذکورہ بالا سنٹر کو مستقل بنیاد پر آپریشنل رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ بھر میں پولیس ملازمین کا عورتوں کے ساتھ جنسی زیادتی کے واقعات سے متعلقہ تفصیلات

279: جناب نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اگست 2018 سے لے کر اب تک صوبہ بھر کے اندر پولیس ملازمین کے عورتوں کے ساتھ جنسی زیادتی اور ہراساں کرنے کے کتنے واقعات رپورٹ ہوئے؟

(ب) اب تک کتنے مجرموں کو سزا دلوائی جا چکی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) اگست 2018 سے لے کر اب تک صوبہ بھر میں پولیس ملازمین کے عورتوں کے ساتھ جنسی زیادتی اور ہراساں کرنے کے کل تین مقدمات (دو ضلع خانیوال، ایک ضلع اوکاڑہ) درج ہوئے ہیں جن میں سے ایک مقدمہ خارج ہوا، ایک مقدمہ میں ملزم کو گرفتار کر کے چالان عدالت کیا گیا جو کہ زیر سماعت عدالت ہے جبکہ ایک مقدمہ زیر تفتیش ہے جس میں ملزم مورخہ 07.12.18 تک برضمانت عبوری ہے۔

(ب) اب تک کسی ملزم کو سزا نہ ہوئی ہے۔

لاہور میں غیرت کے نام پر عورتوں کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

280:جناب نصیر احمد: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اگست2018 سے اب تک لاہور میں غیرت کے نام پر عورتوں کے قتل کے کتنے مقدمات درج ہوئے؟

(ب) اب تک کتنے مقدمات کی تفتیش مکمل ہو چکی ہے؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) بروئے رپورٹ اے ایس آئی سیف اللہ انچارج ہومی سائیڈ انویسٹی گیشن ہیڈ کوارٹر لاہور تحریر ہے کہ ضلع لاہور میں اگست2018 سے اب تک غیرت کے نام پر عورتوں کے قتل کے کل چھ مقدمات درج رجسٹر ہونا پائے گئے ہیں

(ب) اب تک چھ مقدمات میں سے دو مقدمات چالان ہو چکے ہیں جبکہ چار مقدمات زیر تفتیش ہیں۔

اوکاڑہ کے مختلف شہروں میں پٹرولنگ پوسٹ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

304:چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بصیرپور تا کنگن پور، بصیرپور تا محمد نگر براستہ کوٹ شیر خان، بصیرپور تا روہیلہ، بصیرپور تا ہیڈ سلیمانکی براستہ جمال کوٹ، بصیرپور تا دیپالپور مین روڈ براستہ دھرمہ۔ بصیرپور تا حویلی لکھا براستہ ریلوے کی تمام سڑکوں پر پٹرولنگ چیک پوسٹ نہ ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں تو کیا حکومت مذکورہ تمام سڑکوں پر پٹرولنگ چیک پوسٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) **بصیر پور تا کنگن پور:** اس روڈ پر پٹرولنگ پوسٹ موجود نہ ہے جبکہ اس روڈ پر پٹرولنگ پوسٹ قلعہ سدا سنگھ P/S منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ، بننے کے لئے منظور ہے اور تخمینہ لاگت ADP 2019-20 میں شامل ہے۔

بصیر پور تا محمد نگر براستہ کوٹ شیر خان: اس روڈ پر کوئی پٹرولنگ پوسٹ موجود ہے اور نہ ہی حکومت کے کسی منصوبہ میں شامل ہے تاہم اگر 15-2 کنال جگہ فراہم کر دی جائے تو پٹرولنگ پوسٹ کو ADP, up-comming سکیم میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

بصیر پور تا روہیلہ: اس روڈ پر کوئی پٹرولنگ پوسٹ موجود ہے اور نہ ہی حکومت کے کسی منصوبہ میں شامل ہے تاہم اگر 15-2 کنال جگہ فراہم کر دی جائے تو پٹرولنگ پوسٹ کو AD, up-comming سکیم میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

بصیر پور تا ہیڈ سلیمانکی براستہ جمال کوٹ: اس روڈ پر پٹرولنگ پوسٹ موجود نہ ہے جبکہ اس روڈ پر پٹرولنگ پوسٹ موضع جوڑے کوٹ کی جگہ موجود ہے اور اس کا تخمینہ لاگت ADP 2019-20 میں شامل ہے۔

بصیر پور تا دیپالپور مین روڈ براستہ دھرمہ: اس روڈ پر پٹرولنگ پوسٹ بونگہ صالح حال ہی میں آپریشنل ہو چکی ہے جہاں پر 24 گھنٹے پٹرولنگ ڈیوٹی سرانجام دی جا رہی ہے۔

بصیر پور تا حویلی لکھا براستہ ریلوے لائن: اس روڈ پر پٹرولنگ پوسٹ بونگہ صالح حال ہی میں آپریشنل ہو چکی ہے، جہاں پر 24 گھنٹے پٹرولنگ ڈیوٹی سرانجام دی جا رہی ہے۔

(ب) جن روڈ پر پٹرونگ پوسٹ کی تعمیر حکومتی منصوبہ میں شامل ہیں ان کا تخمینہ لاگت برائے منظوری دفتر جناب آئی جی پنجاب بھجوایا گیا ہے۔

پٹرولنگ پوسٹ کی تعمیر باقاعدہ سروے کے بعد اور متعلقہ ڈی پی او سے کرائم کی شرح کے متعلق رپورٹ اور عوام کی سکیورٹی کو مد نظر رکھ کر منظور کی جاتی ہیں جبکہ جن روڈ پر پٹرولنگ پوسٹیں حکومتی منصوبہ میں شامل نہ ہیں ان پر اگر 15-2 کنال جگہ فراہم کر دی جائے تو پٹرولنگ پوسٹ کو ADP, up-comming سکیم میں شامل کیا جا سکتا ہے۔

گجرات کے تھانہ جات میں تشدد سے ہلاک ہونے والے افراد اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

322: چودھری اشرف علی: کیاوزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات کے تھانہ جات میں جنوری 2016 سے آج تک کتنے ملزم / افراد کو تشدد کر کے ہلاک کیا گیا ان کے نام و پتاجات کی تفصیل تھانہ وار فراہم کریں؟

(ب) جن پولیس افسران و اہلکاران کے تشدد سے ہلاکتیں ہوئیں، ان کے نام، عہدہ اور ان کے خلاف کی گئی کارروائی سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ اضلاع کے تھانہ جات میں ملزمان / افراد پر تشدد روکنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) ضلع ہذا میں جنوری 2016 سے آج تک کوئی بھی ملزم / افراد کی پولیس تشدد سے ہلاکت نہ ہوئی ہے تاہم مسمی افتخار بٹ ولد محمد انور سکنہ شاہ فیصل گیٹ گجرات مقدمہ نمبر 204 مورخہ 24.04.2014 جرم A1-337/395 ت پ تھانہ ککرالی میں گرفتار ہو کر بند حوالات تھانہ گلیانہ تھا۔ اس نے مورخہ 01.08.14 کو دوران حراست حوالات میں خودکشی کر لی۔ علاقہ مجسٹریٹ کھاریاں نے جوڈیشل انکوائری کی جو ملزم کی خودکشی ثابت ہوئی اور پوسٹ مارٹم رپورٹ میں بھی خودکشی کرنا ثابت ہوا۔

(ب) عرصہ دو سال کے بعد متوفی کی ہمشیرہ روبینہ کوثر کی رٹ پٹیشن پر ہائیکورٹ کے حکم کے تحت مقدمہ نمبر 102 مورخہ 05.04.16 جرم 149/147/302 ت پ تھانہ گلیانہ برخلاف۔

1. انسپکٹر محمد ریاض کدھر SHO ککرالی۔
2. امیر عباس تھانہ ککرالی۔
3. SI مشتاق احمد۔

4. صفدر حسین قریشی مع دو کس نامعلوم ملازمان کے خلاف درج رجسٹر ہوا، دوران تفتیش یہ بات سامنے آئی کہ افتخار عرف بھولا نے دوران حراست خودکشی کی تھی اور اس بات کی تصدیق میڈیکل بورڈ نے بھی کی۔ دوران تفتیش مدعیہ مقدمہ اور گواہان نے اپنے بیان حلفی دیئے کہ ہماری تسلی ہوگئی ہے کہ افتخار عرف بھولا نے خودکشی ہی کی ہے جس کی روشنی میں رپورٹ اخراج مرتب ہوئی جو SP/inv گجرات نے بھی اخراج رپورٹ کی تصدیق کی اور رپورٹ اخراج بغرض سماعت علاقہ مجسٹریٹ کھاریاں کو بھجوائی گئی۔ مورخہ 16.06.16 کو علاقہ مجسٹریٹ کھاریاں نے مدعی اور گواہان کو طلب کر کے دریافت کرنے کے بعد رپورٹ اخراج سے اتفاق کرتے ہوئے داخل دفتر فرمائی۔

(ج) ضلع ہذا میں ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے اخلاقیات اور بہتر روّیے کے حوالے سے سپیشل کورس کروائے جارہے ہیں علاوہ ازیں جدید سائنسی طریق کار کے مطابق تفتیش عمل میں لانے کے بارے میں بھی ریفریشر کورسز کروائے جارہے ہیں۔ تھانہ کی سطح پر بذریعہ سپیشل ٹیمز گاہے بگاہے سرپرائز چیکنگ کی جاتی ہے تاکہ اس قسم کا کوئی واقعہ رونما نہ ہوسکے۔

فیصل آباد: تھانہ فیکٹری ایریا کے ملازمین اور مقدمہ جات سے متعلقہ تفصیلات

332: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھانہ فیکٹری ایریا فیصل آباد میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) تھانہ ہذا میں 15۔اگست 2018 سے 14۔نومبر 2018 تک چوری، ڈکیتی، راہ زنی اور گاڑی چوری کی کتنی ایف آئی آر درج ہوئیں؟

(ج) ان میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں اور کتنے ابھی تک مفرور ہیں؟

(د) کتنے مقدمہ جات کا چوری/مال مسروقہ برآمد ہو چکا ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس تھانہ میں بڑھتی ہوئی وارداتوں پر کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) تھانہ فیکٹری ایریا میں کل 63 ملازمین تعینات ہیں تفصیل FC/41, HC/5, ASI/12, SI/5

(ب) تھانہ ہذا میں 15۔اگست 2018 سے 14۔نومبر 2018 تک چوری کے تین مقدمات درج رجسٹر ہوئے، ڈکیتی کا کوئی مقدمہ درج نہ ہوا ہے۔ راہ زنی کے چار مقدمات درج رجسٹر ہوئے گاڑی چوری کے 13 مقدمات درج رجسٹر ہوئے۔ کل بیس مقدمات درج رجسٹر ہوئے ہیں۔

(ج) کل 16 ملزمان کی گرفتاری عمل میں لائی گئی اور 16 ملزمان کی گرفتاری بقایا ہے۔

(د) کل مال مسروقہ -/1614200 ہوا۔برآمدگی مال مسروقہ -/775000 روپے ہوئی۔

(ہ) علاقہ تھانہ میں واردات کنٹرول کرنے کے لئے موبائل گشت اور ایگل سکواڈ اور ڈولفن سکواڈ متحرک کیا گیا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین: اب محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے پوائنٹ آف آرڈر لینا تھا۔

سوالات اسمبلی میں پیش ہونے سے قبل ان کے ٹیلیویژن پر ٹکرز کا چلنا

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں ایک اہم واقعہ کی طرف وزیر قانون کی توجہ دلانا چاہتی ہوں۔ کل شام کوئی 6:00 بجے کے قریب جیو ٹیلیویژن پر ترجمان ریسکیو 1122 کے حوالے سے مختلف tickers چل رہے تھے اور انہوں نے ان tickers کے اندر پنجاب اسمبلی میں آنے والے سوالات سے متعلق کچھ وضاحتیں پیش کرنے کی کوشش کی اور یقیناً وہ پریس ریلیز ہوگی۔

جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے اور میرا سوال یہ ہے کہ جب تک سوالات ہاؤس میں پیش نہ کر دیئے جائیں، جب تک ہاؤس میں present نہ ہوں تب تک وہ سوالات خفیہ ہوتے ہیں۔ ان پر اس طرح سے کسی محکمہ کا سوالات کو put ہونے سے پہلے اس کی پریس ریلیز جاری کرنا

اوراس کو میڈیا پر ticker دینے کی کیا ضرورت تھی؟وہ tickers کیا تھے کہ ملازمین کی تقرری کے حوالے سے میرٹ پر دھیان رکھا جاتا ہے اور جو بھی وہ کہنا چاہتے تھے وہ انہوں نے کہا لیکن میں سمجھتی ہوں کہ یہ محکمہ کے behalf پر ایک misconduct ہے جب تک سوالات ہاؤس میں present نہ ہو جائیں اس پر میڈیا پر جانا اور خود محکمہ کا اپنے طور پر جانا یہ misconduct ہے۔

جناب چیئرمین!میری وزیر قانون سے گزارش ہے کہ اس کا نوٹس لیں،اس پر ہاؤس کو ضرور apprise کریں اور محکمہ کو یہ instructions ضرور جانی چاہئیں کہ یہ اس ہاؤس کی insult ہے اور ایسا ہو نہیں سکتا،میرا نہیں خیال کہ آج سے پہلے یہ کبھی ہوا ہے کہ کسی محکمہ نے ہاؤس کے اندر ایک سوال آنے سے پہلے اپنی وضاحتیں میڈیا پر نشر کرانی شروع کر دیں۔

جناب چیئرمین!اس حوالے سے یہ میرا serious concern ہے۔

جناب چیئرمین: جی،یہ practice نہیں ہونی چاہئے۔جناب سمیع اللہ خان!آپ بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین!میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی،وزیر قانون!آپ بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین!محترمہ کی observation بالکل درست ہے۔جب کسی بھی محکمہ کا سوال بھیج دیا جاتا ہے تو پھر اس کا جواب ایوان میں ہی دینا چاہئے اور کسی افسر کو اس بات کی اجازت نہیں ہونی چاہئے کہ وہ منسٹر کے جواب دینے سے پہلے وہ اپنے طور پر ٹی وی پر پریس کانفرنس کرے یا ticker چلوائے۔

جناب چیئرمین!اس بات کی قطعی طور پر اجازت نہیں دی جائے گی اور جو آپ نے ایک specific incident quote کیا ہے انشاءاللہ تعالیٰ میں اس کو personally دیکھوں گا، I assure you انشاءاللہ تعالیٰ آئندہ نہیں ہوگا نہ صرف ریسکیو1122 بلکہ کسی بھی محکمہ کی طرف سے یہ بات آئندہ نہیں ہوگی۔

جناب چیئرمین: جناب سمیع اللہ خان! آپ نے کوئی پوائنٹ آف آرڈر لینا تھا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! میں نے پوائنٹ آف آرڈر لینا تھا۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب چیئرمین! اس وقت جب محترمہ مسرت جمشد نے سوال کیا تھا تو میں اس وقت ہاؤس میں یہ تجویز دینا چاہ رہا تھا کہ یہاں پر چائلڈ پروٹیکشن بیورو بھی کام کر رہا ہے، اس کے ساتھ ساتھ Orphan Houses بھی کام کر رہے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ دانش سکول اتھارٹی بھی کام کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین! ان تینوں اداروں کا مقصد صرف ایک ہی ہے اور وہ مقصد یہ ہے کہ جو low income لوگ ہیں جن کے ذرائع آمدن کم ہیں اور جو چائلڈ پروٹیکشن بیورو بچے adopt کر رہی ہے وہ بھی ایسے لوگوں کے بچے ہیں جن کے والدین اپنے بچوں کو پڑھا نہیں سکتے، کوئی چائلڈ لیبر کر رہا ہے اور کوئی کہیں گھر سے نکلا ہوا ہے تو ان کو ادارہ پکڑتا ہے اور آکر اپنے ادارے میں جمع کرا دیتا ہے۔ Orphan Houses بھی اسی طرح کام کر رہے ہیں۔ جن کا کوئی والی وارث نہیں ہے ان کو state کر رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دانش سکولوں میں بھی ایسے لوگوں کے بچے ہیں جن کے ذرائع آمدن دس ہزار یا سات ہزار سے کم ہیں اور کئی ایسے ہیں جو Orphan ہیں۔ یہ overlapping ہو رہی ہے اس سے حکومتی اخراجات بڑھائے جا رہے ہیں اس لئے میری تجویز ہے کہ کیوں نہ Orphan houses کے بچے اور چائلڈ پروٹیکشن کے بچے سیدھا دانش میں جائیں چونکہ وہاں اچھا environment ہے اور وہاں بہتر تعلیم و تربیت دی جا رہی ہے، وہاں نصابی اور غیر نصابی سرگرمیاں بھی بہتر طریقے سے فراہم کی جا رہی ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ کی اچھی تجویز ہے۔ جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب چیئرمین! میں ایک تو محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری والی بات کرنا چاہتا تھا جس کا وزیر قانون نے جواب دیا ہے۔ یہ نہایت serious matter ہے کہ سوال اسمبلی ممبران نے کئے ہیں جن کا محکمے نے جواب دینا ہے اور متعلقہ منسٹر نے یہاں ایوان میں انہیں handle کرنا ہے اور ان کے جوابات دینے ہیں لیکن اس سے پہلے محکمہ اپنی وضاحتیں کرے کہ ہم بہت کمال کے لوگ ہیں اور ہم سارا کچھ میرٹ پر کر رہے ہیں۔ آیا متعلقہ منسٹر کو میرٹ کا پتا نہیں یا وہ اس ادارے

کا head نہیں ہے؟ آیا وہ یہاں آکر گورنمنٹ کو بہتر پراجیکٹ نہیں کر سکتا یا اس کی بہتر نمائندگی نہیں کر سکتا؟

جناب چیئرمین! جناب محمد وارث شاد کے سوال کے جواب میں بھی ایک serious matter ہے میں نے اس وقت اس لئے point raise نہیں کیا چونکہ آپ فرمارہے تھے کہ وقفہ سوالات کے بعد بات کریں۔

جناب چیئرمین! میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ معزز ممبر نے بہت محنت کی ہو گی اس کا بہت بڑا right ہے اس لئے اس کا سوال ایوان میں آجانا چاہئے۔ یہ نہایت ہی serious معاملہ ہے کہ اگر کوئی معزز ممبر کسی محکمے سے سوال کرتا ہے لیکن محکمہ لاپروائی سے اس کا جواب دیتا ہے تو موجودہ گورنمنٹ کے تمام ذمہ داران کو اس کا نوٹس لینا چاہئے۔

جناب چیئرمین! جناب محمد وارث شاد نے کہا کہ ضلع خوشاب میں ریسکیو 1122 کے کتنے سنٹرز کہاں کہاں ہیں تو محکمہ نے کہا کہ ضلع خوشاب میں ریسکیو 1122 کا ایک ہی سنٹر قائم ہے جو خوشاب سٹی میں ہے۔

جناب چیئرمین! جناب محمد وارث شاد نے اس کی مثال دی کہ ہمارے ضلع میں چار سنٹرز ہیں۔ یہ اہمیت کی بات ہے کہ جن افسروں نے یہ جواب لکھا یا جواب دیا انہوں نے اس ممبر کے سوال کو کتنی اہمیت دی یا اس ہاؤس کے تقدس کا کتنا خیال رکھا۔

جناب چیئرمین! انہوں نے کہا کہ سٹی میں ایک سنٹر ہے یا تو اس سوال کو چیلنج کیا جائے کہ جناب محمد وارث شاد کو غلط فہمی ہے اس لئے انہوں نے چار سنٹر کہے ہیں یا پھر محکمہ غلط جواب دے رہا ہے چونکہ یہ نہایت اہمیت کی حامل بات ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ کوئی محکمہ بھی جب اس ایوان میں جواب دے تو وہ اپنی پوری ذمہ داری سے اس ہاؤس کے تقدس اور اہمیت کو مد نظر رکھے۔ یہ نہیں ہے کہ جو نیچے سے کلرک نے کہہ دیا اسے جواب میں لکھ دیا اور اس کی کوئی تصدیق نہ کرے۔

جناب چیئرمین! ممبران سوالوں پر بہت ہی محنت کرتے ہیں اور انہیں اپنے سوال کے پورے مقصد کا پتا ہوتا ہے لیکن جب ممبر جواب کو غلط کہتے ہیں تو مجھے یقین ہے وہ ٹھیک کہتے ہیں چونکہ وہ اس علاقے کی ہر بات کو جانتے ہیں اس لئے یہاں Chair سے کوئی direction جاتی

چاہئے کہ آئندہ اس طرح کی غلطی نہ ہو۔ محترمہ نے جو بات کی ہے وہ نہایت serious ہے اور مجھے یقین ہے کہ جناب محمد بشارت راجا ضرور اس کا نوٹس لیں گے۔

جناب چیئرمین! میں تو یہ بھی کہوں گا کہ جناب محمد بشارت راجا جو ایکشن لیں اس بارے میں اس ایوان کو بھی بتائیں کہ ایوان میں ایک point raise ہوا جسے انہوں نے enquire کیا اس میں کیا پس منظر تھا اگر وہ صحیح تھا جو لوگوں نے کلپس چلتے دیکھے تو اس پر انہوں نے کیا ایکشن لیا۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جناب محمد بشارت راجا! یہ serious matter ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! جہاں تک ٹکرز کا تعلق ہے میں اس پر پہلے کہہ چکا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس پر کارروائی کی جائے گی۔ جہاں تک جناب محمد وارث شاد کے سوال کا تعلق ہے۔

جناب چیئرمین! اس سلسلے میں confusion صرف یہ ہے کہ انہوں نے ضلع خوشاب کے متعلق پوچھا لیکن محکمے نے صرف خوشاب سٹی کے متعلق جواب دیا ہے لیکن اس کے باوجود میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں معزز ممبر کے ساتھ بیٹھ کر اور محکمہ کو بٹھا کر اس بات کو طے کریں گے کہ اگر deliberately غلط جواب دیا گیا ہے تو میں on the floor of the House یہ commit کرتا ہوں کہ متعلقہ اہلکاران کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! جو debate چل رہی ہے اس سلسلے میں انکوائری کرائی جائے اگر محکمے نے غلط جواب دیا ہے تو Head of the department کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔ یہ کون سا طریقہ ہے کہ محکمے کے ڈی جی کو بٹھا لو اور ممبر کو بھی بٹھا کر ان کی گفتگو سنو۔ آپ انکوائری کرائیں اگر یہ کچھ ہوا ہے تو یہ نہیں ہونا چاہئے۔ یہ تو ہاؤس کا مذاق اڑانے والی بات ہے۔ یہ پڑھے لکھے لوگ سمجھتے ہیں کہ اسمبلیوں میں بیٹھے ہوئے جاہل لوگ ہیں انہیں کسی چیز کا پتا نہیں ہے۔ انہیں کام کرنا نہیں آتا۔ یہ اپنی قابلیت کا اسمبلی کے ممبران سے بدلہ لیتے ہیں۔ یہ ہمیں کیا

message دینا چاہتے ہیں؟ جس آدمی نے غلط کیا ہے اسے سزا ہونی چاہئے لیکن کسی ممبر نے چیمبر میں جا کر بات نہیں کرنی بلکہ جو بھی بات ہو وہ ہاؤس میں ہونی چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اس میں تھوڑی confusion ہے۔ وزیر قانون نے assurance دی ہے وہ انشاء اللہ اس confusion کو دُور کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے قطعی طور پر چیمبر کی بات نہیں کی ہے۔

جناب چیئرمین! میں اپنی بات دہرانا چاہتا ہوں کہ جس افسر نے بھی غلط جواب دیا ہے اس کے خلاف کارروائی کر کے معزز ایوان کو مطلع کیا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، جناب سمیع اللہ خان! This should be last one! اس کے بعد توجہ دلاؤ نوٹس لیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! کچھ دیر پہلے پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر سید حسن مرتضیٰ ایک قرارداد پیش کرنا چاہتے تھے وہ اس سلسلے میں وزیر قانون سے بھی ملے ہیں۔ اس قرارداد میں مسلم لیگ (ن) کی حمایت بھی شامل ہے، وزیر قانون نے کہا کہ ہم اسے دیکھیں گے چونکہ وہ ہماری مشترکہ قرارداد ہے اس لئے میری تجویز ہے کہ متعلقہ رولز معطل کر کے گیلانی صاحب کو وہ قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس کی طرف چلتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! پہلے میری بات کا جواب تو دیں۔

جناب چیئرمین: بزنس ختم کر کے اسے دیکھتے ہیں۔

سید علی حیدر گیلانی: جناب چیئرمین! آپ مجھ سے وعدہ کر رہے ہیں کہ آپ مجھے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، انشاء اللہ۔

سید علی حیدر گیلانی: جناب چیئرمین! آپ مجھ سے اس بات کی commitment کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، انشاء اللہ بزنس ختم کرنے کے بعد اسے دیکھتے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب چیئرمین: جی، اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 93 محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

فیصل آباد: شفاقت عرف پپو بٹ کے قتل سے متعلقہ تفصیلات

93: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "نئی بات" مورخہ 24۔ جنوری 2019 کی خبر کے مطابق فیصل آباد تھانہ سمن آباد میں ڈاکوؤں نے فائرنگ کر کے شفاقت عرف پپو بٹ کو قتل کر دیا۔

(ب) اس واقعہ کا مقدمہ کس تھانے میں درج ہوا، تفتیش اور ملزمان کی گرفتاری میں کیا پیشرفت ہوئی۔ مکمل تفصیلات سے آگاہ کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا):

(الف) یہ درست ہے کہ مورخہ 22۔ جنوری 2019 کو مقدمہ نمبر 19/48 بجرم 302,392 ت پ تھانہ سمن آباد درج ہوا۔ اس کی ایف آئی آر میرے پاس موجود ہے۔

(ب) یہاں میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس مقدمہ میں ٹوٹل تین لوگوں کو nominate کیا گیا تھا جن میں سے دو گرفتار ہو چکے ہیں اور اب ان کی شناخت پریڈ کے لئے 27.02.2019 مقرر ہے۔ فی الحال ایک ملزم کو گرفتار نہیں کیا جا سکا۔ ہم نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی ہے کہ اسے بھی جلد گرفتار کیا جائے اور انشاء اللہ اس کی جلد گرفتاری ہو جائے گی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! میں یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ اس واقعے کا ایک aspect یہ بھی ہے کہ یہ ایک politically motivated murder ہے۔شفاقت عرف پپو بٹ مسلم لیگ (ن) کے رہنما تھے اور ان کے قتل کے اندر ایک political motive بھی نظر آتا ہے۔ ابھی تک جو ملزم گرفتار نہیں ہوا وہی مرکزی ملزم ہے۔

جناب چیئرمین! میں کوئی الزام نہیں لگانا چاہتی لیکن میری اطلاع کے مطابق شاید حکومت اس ملزم کی سرپرستی کرنا چاہتی ہے جو کہ ابھی تک گرفتار نہیں ہو سکا۔

جناب چیئرمین! میں وزیر قانون سے assurance چاہتی ہوں کہ اس مقدمہ میں کسی کی سرپرستی نہیں کی جائے گی، کوئی ملزم سرکاری سرپرستی میں نہیں لیا جائے گا اور مرکزی ملزم کو گرفتار کرنے کے لئے تمام طریقے بروئے کار لائے جائیں گے اور اس ملزم کو جلد از جلد گرفتار کیا جائے گا۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ/داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں دو باتوں کی وضاحت کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین! پہلی بات یہ ہے کہ یہ کوئی politically motivated murder نہیں ہے کیونکہ اس مقدمہ کی ایف آئی آر میرے پاس موجود ہے۔

جناب چیئرمین! اگر آپ ملاحظہ فرمانا چاہیں تو میں اسے آپ کی خدمت میں پیش بھی کر دوں گا۔اس ایف آئی آر میں کسی سیاسی مخالفت یا عناد کا ذکر نہیں ہے۔ بہر حال اس کے باوجود میں آپ کی وساطت سے محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کو یقین دلاتا ہوں کہ جن افراد کا نام ایف آئی آر میں درج ہے انشاء اللہ تعالیٰ بلا امتیاز و تفریق ان کو گرفتار کیا جائے گا اور قانون کے مطابق ان کے خلاف چالان عدالت میں submit کیا جائے گا۔

جناب چیئرمین! محترمہ نے یہ فرمایا ہے کہ ابھی تک مرکزی ملزم گرفتار نہیں ہوا جبکہ ایف آئی آر کے مطابق اصل ملزم وہی ہے کہ جس نے فائر کیا تھا اور وہ گرفتار ہو چکا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! وزیر قانون نے assurance دے دی ہے لیکن میں جس کو مرکزی ملزم کہہ رہی ہوں وہ حالات و واقعات کی بناء پر کہہ رہی ہوں۔ شفاقت عرف پپو بٹ کو جس آدمی نے قتل کروایا ہے اور جو اس کا مرکزی کردار ہے اسے گرفتار کرنا بھی انتہائی ضروری ہے لہٰذا اسے بھی فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 99 جناب محمد افضل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔ توجہ دلاؤ نوٹس ختم ہو گئے ہیں لہٰذا اب ہماری قرارداد take up کر لی جائے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ جب توجہ دلاؤ نوٹس ختم ہوں گے تو آپ کی قرارداد take up کر لی جائے گی۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! میں نے یہ کہا تھا کہ بزنس ختم ہونے کے بعد آپ کی قرارداد کو take up کیا جائے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! کیا سارا سرکاری بزنس ختم ہونے کے بعد آپ ہماری قرارداد کو take up کریں گے؟

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! تھوڑا سا بزنس رہ گیا ہے اس کو ختم کر لینے دیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 71 چودھری اشرف علی کی ہے۔ جی، اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

گوجرانوالہ ریجن میں قائم سینکڑوں فیکٹریوں میں خطرناک بوائلرز نصب ہونے کا انکشاف

چودھری اشرف علی: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔

مسئلہ یہ ہے کہ گوجرانوالہ ریجن بھر کی فیکٹریوں میں 366کے قریب خطرناک بوائلرز نصب ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ جس کے باعث لاکھوں مزدوروں اور شہریوں کے سر پر موت کے سائے منڈلا رہے ہیں۔ انسپکشن کے لئے صرف دو انسپکٹرز ہیں اور کئی دہائیوں سے خستہ حال بوائلرز کی فٹنس ہی چیک نہیں کی جا سکی۔ ایک سو کے قریب بوائلرز کی مدت ہی ختم ہو چکی ہے۔ تین سالوں میں بوائلر پھٹنے کے واقعات میں چالیس کے قریب افراد جاں بحق جبکہ 175 زخمی ہو چکے ہیں۔ گوجرانوالہ ملک کا پانچواں بڑا صنعتی شہر ہے، جہاں ہزاروں کی تعداد میں کارخانے اور فیکٹریاں ہیں اور لاکھوں مزدور مختلف پیشوں سے منسلک ہیں۔ اسی طرح ریجن بھر میں کپڑے سمیت مختلف بڑی فیکٹریوں میں366 کے قریب بوائلرز یونٹ لگے ہوئے ہیں، جنہیں تین کیٹیگریز اے، بی اور سی میں تقسیم کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری طرف چھ اضلاع میں دو بوائلر انسپکٹرز فیکٹریوں میں نصب بوائلرز کی مانیٹرنگ کرتے ہیں۔ جن کی ذمہ داری ہے کہ ہر فیکٹری میں بوائلر کی تنصیب کے لئے جانچ پڑتال کر کے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کریں لیکن صورتحال اس کے برعکس ہے۔ ڈویژن بھر میں لگے ہوئے بوائلرز میں سے 100 ایسے ہیں جن کی مدت ختم ہو چکی ہے۔ گوجرانوالہ میں ایسی فیکٹریاں بھی ہیں جن میں 1903 میں بوائلر نصب ہوئے تھے اور ابھی بھی انہیں استعمال کیا جا رہا ہے جبکہ ایک بوائلر کی عمر تقریباً60 سال تک ہوتی ہے لیکن حکام اور متعلقہ ادارے اس طرف کوئی توجہ نہیں دے رہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب چیئرمین! اس وقت ایوان میں اس تحریک التوائے کار سے متعلقہ وزیر تشریف نہیں رکھتے اس لئے میں گزارش کروں گا کہ اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب چیئرمین! محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کو ہاؤس کے تقدس اور رولز کا خیال نہیں کیونکہ وہ ایوان میں اپنے موبائل سے کھیل رہی ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب چیئرمین! محترمہ عظمیٰ کاردار! مجھے آپ سے زیادہ ہاؤس کے رولز اور تقدس کا علم ہے۔

جناب چیئرمین: .Please no cross talk! اگر کسی نے کوئی بات کرنی ہے تو وہ Chair کو address کرے۔ .Order please. Order in the House

اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/73 جناب غضنفر عباس کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/75 جناب محمد لطاسب ستّی کی ہے۔

جناب محمد لطاسب ستی: جناب چیئرمین! میری اس تحریک التوائے کار کو pending فرمادیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/76 جناب محمد افضل کی ہے اور اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/80 محترمہ مومنہ وحید کی ہے۔جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

راولپنڈی میں ڈکیتی، قتل، اغواء اور بچوں سے زیادتی کے واقعات میں اضافہ

محترمہ مومنہ وحید: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے ساتھ سوشل میڈیا پر ایک خبر شیئر کی گئی ہے کہ سٹی پولیس آفیسر کے پبلک انفارمیشن آفیسر کی جانب سے ایک سوال کا جواب دیا گیا ہے کہ جولائی 2018 سے جنوری 2019 کے درمیان راولپنڈی میں ڈکیتی کی 473، قتل 148، اغواء 281، غیرت کے نام پر تین قتل اور بچوں سے زیادتی کے پندرہ مقدمات درج ہوئے۔ اس خبر نے نہ صرف مجھے بلکہ راولپنڈی کے عوام کو امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کے باعث پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے۔ صوبہ پنجاب میں پولیس کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے حکومت پنجاب بے شمار اقدامات کر رہی ہے لیکن جرائم کی شرح میں کمی واقع نہیں ہو رہی۔ راولپنڈی میں بڑھتے ہوئے جرائم کے پیش نظر راولپنڈی کے عوام میں خصوصی طور پر اور صوبہ پنجاب کے عوام میں عمومی طور پر اضطراب اور بے چینی پائی جاتی ہے

لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / داخلہ (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! یہ درست ہے کہ اس حوالے سے خبر اخبارات میں آئی تھی لیکن figures کے حوالے سے میں اتفاق کرتا ہوں اور نہ ہی اختلاف کرتا ہوں کیونکہ یہ ایک اخباری خبر تھی۔ ممکن ہے کہ یہ figures درست نہ ہوں لیکن راولپنڈی میں امن و امان کی صورتحال کے حوالے سے محترمہ مومنہ وحید کا concern درست ہے کیونکہ ایک upward trend ضرور پایا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! اس خبر کے بعد آئی جی پنجاب خود راولپنڈی تشریف لے گئے اور انہوں نے وہاں پر Law Enforcing Agencies، محکمہ پولیس اور دیگر اداروں کے ساتھ میٹنگ کی تھی۔ انہوں نے راولپنڈی پولیس میں جو اہم اسامیاں خالی تھیں، جو سٹاف کی کمی تھی اسے دُور کرنے کے لئے اہم احکامات دیئے کیونکہ کافی عرصہ سے وہاں پر بہت سے پولیس آفیسر posted نہیں تھے۔

جناب چیئرمین! راولپنڈی میں انتہائی اہم پوسٹوں پر پولیس آفیسرز تعینات نہیں تھے لیکن اب ان کی تعیناتی ہو گئی ہے اور آئی جی صاحب کے بعد گزشتہ ہفتے میں نے بھی وہاں پر ایک میٹنگ لی تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ اب اس سلسلے میں حالات میں تھوڑی سی بہتری آ رہی ہے لیکن ان کا concern بالکل درست تھا۔

جناب چیئرمین! میں محترمہ سے یہ گزارش کروں گا کہ آئی جی صاحب نے اس وقت جو اقدامات لئے ہیں جن کے تحت وہاں پر جو نئی postings ہوئی ہیں اُن کو تھوڑا سا کام کرنے کا موقع دیں انشاء اللہ تعالیٰ صورتحال تھوڑی سی مزید بہتر ہو جائے گی۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/83 محترمہ نیلم حیات ملک کی ہے--- موجود نہیں ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/85 جناب سمیع اللہ خان کی ہے--- موجود

نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر19/ 86جناب امان اللہ وڑائچ کی ہے۔جی،اسے پیش کریں۔

گورنمنٹ گرلز ہائی سکول لدھیوالہ (گوجرانوالہ) کی زمین پر ناجائز قبضے کا انکشاف

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب چیئرمین!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول لدھیوالہ وڑائچ تحصیل و ضلع گوجرانوالہ کا کل رقبہ بارہ کنال اراضی پر مشتمل ہے۔ سکول کی دو کنال اراضی پر ناجائز قابضین عرصہ دراز سے قابض ہیں۔ جس کی نشاندہی رپورٹ بھی لف ہے۔ اس جگہ پر کوڑا کرکٹ کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں جو بیماری کا سبب بن رہے ہیں۔ نیز بچیوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر سکولز ایجوکیشن!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب چیئرمین!کل اس تحریک التوائے کار کا جواب آ جائے گا۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔جی، سید علی حیدر گیلانی!

قواعد کی معطلی کی تحریک

سید علی حیدر گیلانی: جناب چیئرمین!شکریہ۔میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سپیکر سندھ اسمبلی کی گرفتاری کے بارے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سپیکر سندھ اسمبلی کی گرفتاری کے بارے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/ HOME (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it, sir.

جناب چیئرمین: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سپیکر سندھ اسمبلی کی گرفتاری کے بارے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

کورم کی نشاندہی

محترمہ زیب النساء: جناب چیئرمین! کورم نہیں ہے، گنتی کرائی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، کورم point out کیا گیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے، پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب چیئرمین: کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعتہ المبارک مورخہ 22۔فروری 2019 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔